

وَمَا يَعْلَمُ تِلْكَ إِلَّا اللَّهُ (آل عمران: 64)

اور اس (کتاب) کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

علم نبوی ﷺ اور تشابہات کے بارہ میں رائج نظریہ کی وضاحت  
اور بریلوی حضرات کے اعتراضات و اشکالات کے علمی جوابات

# علم تشابہات خاصہ خداوندی ہے

از قلم

مولانا حافظ عبدالقدوس خان قارن

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم کراچی

پیشہ

عمر اکادمی

نزد گھنٹہ گھر کو جرائد اہل

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى وما يعلم تاويله الا الله. (آل عمران ع ۱)  
(اور متشابہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا)

علم نبوی ﷺ اور متشابہات کے بارہ میں رائج نظریہ کی وضاحت  
اور بریلوی حضرات کے اعتراضات و اشکالات کے علمی جوابات

علم متشابہات

خاصہ خداوندی ہے

علم نبوی ﷺ اور متشابہات کے موضوع پر بریلوی مکتب فکر کے محقق العصر  
مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب آف لاہور اور دہلی ہندی مکتب فکر کے امام  
الاسلام حضرت مولانا محمد سرفراز خان مسعود دام مجید جم کے فرزند حافظہ عہد  
القدوس خان قارن مدرس مدرسہ لصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے درمیان طویل  
تحریری مباحثہ کے دوران حافظہ عہد القدوس خان قارن کی تحریری اقساط کا  
مجموعہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام کو متشابہات کا علم نہیں  
تھا بلکہ ان کے ہائے میں اللہ تعالیٰ کی ذات یکانہ ہے اور اس بارہ میں مفتی  
قادری صاحب کے اعتراضات و اشکالات کے علمی جوابات دیئے گئے ہیں

ناشر

عمر اکادمی

نزد گنج گھر گوجرانوالہ

حزیر بنہ ریخ 3-7-2012

نظم خاد



﴿جملہ حقوق بحق عمر اکادمی نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ..... علم تشابہات خاصہ خداوندی ہے  
تالیف ..... حافظ عبدالقدوس خان قادری  
کمپوزنگ ..... الرحمن کمپوزنگ لاہور  
تعداد ..... ایک ہزار (۱۰۰۰)  
مطبع ..... مکی مدنی پرنٹرز لاہور  
تاریخ طبع اول ..... اگست ۲۰۰۶ء  
قیمت ..... ۳۰۰ (چالیس روپے)  
ناشر ..... عمر اکادمی نزد مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴿ملنے کے پتے﴾

ہذا ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ہذا مکتبہ امدادیہ ملتان  
ہذا مکتبہ علمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ہذا مکتبہ حقانیہ ملتان  
ہذا مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ہذا مکتبہ مجیدیہ ملتان  
ہذا مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ہذا مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور  
ہذا کتب خانہ رشیدیہ رقیہ بازار اوراولپنڈی ہذا اسلامی کتب خانہ اذاکامی ایبٹ آباد  
ہذا مکتبہ العارفی فیصل آباد ہذا مکتبہ فریدیہ ای بیون اسلام آباد  
ہذا مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیورہ ڈیگورہ ہذا دارالکتب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور  
ہذا مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ مکی مروت ہذا مدینہ کتب گھر اردو بازار گوجرانوالہ  
ہذا مکتبہ قاسمیہ شہید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ماہن کراچی  
ہذا مکتبہ فاروقیہ حفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ  
ہذا کتاب گھر شاہتی مارکیٹ گلبرگ ہذا مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ ٹنک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
10	جواب حاضر ہے	38	دوسری دلیل اور اس کا جواب
11	پہلا اعتراض اور اس کا جواب	42	مفتی قادری صاحب کی توجہ کے لئے
12	دوسرا اعتراض اور اس کا جواب	42	وہم کا ازالہ یا وہم کے حضور میں
14	تیسرا اعتراض اور اس کا جواب	43	ذہبے کو جس کے سپرد
15	چوتھا اعتراض اور اس کا جواب	45	نفاذ دعویٰ
16	پانچواں اعتراض اور اس کا جواب	45	قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا حوالہ
18	چھٹا اعتراض اور اس کا جواب	46	اور اس کا جواب
20	ساتواں اعتراض اور اس کا جواب	46	امام سجاد مدنی کا حوالہ
21	آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب	21	امام بیضاوی کا حوالہ اور
22	نواں اعتراض اور اس کا جواب	46	اس کا جواب
23	دسواں اعتراض اور اس کا جواب	47	مفتی قادری صاحب کی توجہ کے لئے
24	تکالیفات سے متعلق علم نبوی ﷺ	48	مولانا شبیر احمد عثمانی کا حوالہ اور
26	کے بارہ میں علماء احناف کے نظریات	48	اس کا جواب
32	پہلا نظریہ	26	مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈی
32	مفتی قادری صاحب کی معصومیت	49	کا حوالہ اور اس کا جواب
33	دوسرا نظریہ	32	ہماری گرفت اور محترم مفتی قادری
35	تیسرا نظریہ	51	صاحب کا جواب
35	حضور علیہ السلام کو تکالیفات کا علم ہونے	52	ہماری وضاحت اور محترم قادری
35	سے متعلق پیش کردہ دلائل کا تجزیہ	35	صاحب کا اعتراف
35	علم القرآن سے دلیل اور اس کا جواب	35	ہماری عبارت پر محترم قادری صاحب

53	کا پہلا اعتراض اور اس کا جواب	73	قادری صاحب کی عجیب منطق
54	دوسرا اعتراض اور اس کا جواب	74	مفتی قادری صاحب کی متضاد کلام
55	تیسرا اعتراض اور اس کا جواب	75	قادری صاحب سے ہمارا سوال
57	اقوال صحابہ اور ان کا مفہوم	76	قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
59	نفاذ دعویٰ	76	کی عبارات
60	قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا حوالہ	77	امام ہارثی کی گفتگو
61	اور اس کا جواب	77	امام بیگی رہاوی اور علامہ بحر العلوم
61	علامہ لوی کا حوالہ اور اس کا جواب	77	کی عبارات
61	علامہ ابن قیمہ کا حوالہ اور اس کا جواب	78	حقتدین اور متخرین کا اختلاف
62	حضرت محمد صالح ثنائی کا حوالہ	79	علامہ لوی کا فرمان
62	اور اس کا جواب	80	سید امیر علی صاحب کا فرمان
62	بعض علماء و مدعیہ کے حوالے اور ان کا جواب	81	ہماری عبارت کی لطیف تفسیر
63	امام ابن قیمہ کا حوالہ اور اس کا جواب	82	فائدہ کا طالب باطل
63	حضور علیہ السلام کے لئے مقلعات	83	وعدہ النبی کی خلاف ورزی
63	کا علم ہانے کی صورت میں بھی	84	قرآن پر طعن
63	اعتراض اور اس کا جواب	85	مقلعات از قبیل متکالیفات
66	محترم قادری صاحب نے اپنا دعویٰ	86	حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا حوالہ
67	واضح نہیں کیا	88	حرفی مقلعات کے بارہ میں تین
70	محترم قادری صاحب کی متضاد عبارات	88	قسم کے جملوں کا استعمال
70	علامہ بحر العلوم کی عبارت سے دلیل	88	حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور
72	اور اس کا جواب	88	حضرت صوفی عبدالحمید صاحب
72	امام عظیم کا موقف	88	کی عبارات
72	عبارات کا مفہوم	90	حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں
		90	کہ تیسرا چار قسم کی ہے



حضرت ابو بکر صدیق کے فرمان کا مفہوم	91	علامہ کشمیری قرآن کریم میں مسنون	
ہمارے کلام کی غلط تعبیر	93	آیات کے بالکل منکر نہیں ہیں	101
شیخ ابن تیمیہ کی عبارت کا مفہوم	94	اعتراضات کا دروازہ	102
ہماری تائید	96	بقی مخلوق کا علم حضور علیہ السلام کے برابر	
ہماری عبارت کی غلط تعبیر	97	نہیں ہو سکتا یہ مختلف نظریہ ہے	103
مذہبات سے منقسم	98	ہمارے اعتراض پر تبصرہ اور اس کا جواب	106
محترم قادی صاحب کی ہماری		حضور علیہ السلام کے ساتھ مختلف علوم	107
عبارت پر اعتراض کی پہلی بات		امام بزدلی اور امام سرخسی کا مقام	109
اور اس کا جواب	99	محترم مفتی قادی صاحب کی وجہ کیلئے	111
دوسری بات اور اس کا جواب	101	آخر میں گزارش	112

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی

بعده وعلى آله واصحابه الذين هم نجوم الهدى و

شهداء ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وشهداء ان

محمد عبده ورسوله ام بعد

حضرت والد محترم مولانا محمد سرفراز خان صاحب نے اپنی جوانی و صحت اور  
نہ بوجہ اور بیماری پر مشتمل زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ  
تفسیر و تالیف کے ذریعہ سے مسک اہل السنۃ والجماعت کی تائید و اشاعت میں  
صرف کیا۔ بالخصوص اہل السنۃ والجماعت کا لیبل لگا کر بدعات کو پروان چڑھانے  
والے طبقہ کے خلاف بہترین انداز میں مدلل کتابیں تحریر کیں جو اہل علم کے لئے عظیم  
سرمایہ ہیں۔ اور ان کے مطالعہ سے بے شمار لوگ غلط فہمی سے نکل کر راہ راست پر  
آئے۔ اور ان تصانیف پر دنیا بھر کے جدید علماء و محققین نے داد و تحسین پیش کیا۔ ان میں  
سے ایک کتاب ازالت الريب فی مسئلہ علم الغیب ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ علم  
غیب خاصہ خداوندی ہے اس کو مخلوق میں سے کسی کے لئے ثابت ماننا درست نہیں ہے  
بلکہ یہی مکتب فکر کے ایک ممتاز اور اپنے طبقہ میں محقق العصر سے پکارے جانے والے  
عالم مفتی محمد خان قادی صاحب امیر کاروان اسلام و پرنسپل جامعہ اسلامیہ ٹھوکر نواز  
ہیک لاہور نے خود غلط فہمی کا شکار ہو کر اس کتاب کی چند عبارات پر اعتراض کیا اور  
حضرت والد صاحب امام محمد ہم کے شدید بیماری کے ایام میں ان کو بذریعہ خط اپنی تحریر  
جموائی اور پھر امینی اس تحریر کو بعض رسالوں میں شائع بھی کروادیا۔ مجھے بعض دوستوں  
نے اس شائع شدہ خط کی جانب توجہ دلائی۔ جب اس تحریر کو پڑھا تو اس کا جواب  
ضروری سمجھا گیا تاکہ مفتی صاحب موصوف کو توجہ دلا دی جائے کہ عبارات میں غلطی



نہیں بلکہ آپ نے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اعتراض کیا ہے۔ جب ہماری جانب سے جواب ان تک پہنچا تو انہوں نے ہاتھ دھو کر تحریری بحث کا آغاز کر دیا اور پھر بات صرف ازالۃ الريب کی مہارت پر نہ رہی بلکہ انہوں نے علم نبوی اور کتابیات کے موضوع پر تحریری مباحثہ شروع کر دیا۔ وہ اپنے زیر نگرانی شائع ہونے والے رسالہ میں اپنے خیالات و اشکالات کو شائع کرتے رہے۔ اور تیسرا اقتضا اس بارہ میں شائع کیس۔ راقم الحروف نے بھی مدرسہ نصرۃ العلوم کو حراۃ والہ کی جانب سے شائع ہونے والے رسالہ مابنامہ نصرۃ العلوم میں ان کے شکوک و شبہات کے بغیر تصحیح و تفسیر کے تحت جو بات سے ان کا اتفاق کیا۔ اور اس تحریری مباحثہ کا محترم مفتی قادری صاحب نے اپنی تیسریوں قسط کے ساتھ قطع کرنے کا اعلان کر دیا۔ مابنامہ نصرۃ العلوم میں میرے ان مضامین کو پڑھنے والے حضرات میں سے بہت سے حضرات نے اس کو کتابی شکل میں یکجا شائع کرنے کا اصرار کیا تو خیال ہوا کہ رسالہ نصرۃ العلوم میں شائع شدہ تحریری کو فو تو کروا کر شائع کر دیا جائے تاکہ وہی تحریر کسی قسم کی کمی بیشی کے بغیر منظر عام پر آئے جو محترم مفتی قادری صاحب کو بھیجی جاتی رہی ہے مگر فو نو نویٹ کے پرزنگ نتیجہ سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے اس تحریر کی کمپوزنگ دو بارہ کتابی سائز میں کروائی گئی اور اب مابنامہ نصرۃ العلوم کو حراۃ والہ کے شکریہ کے ساتھ اس کو شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمیں محترم قادری صاحب کے ساتھ اس تحریری مباحثہ میں از حد خوشی اس بات پر ہوئی کہ محترم نے اپنے ہم مکتب دیگر حضرات کے طرز انداز سے بہت گراں انداز اختیار کیا ان کے اس انداز کو ہم نے دوران مباحثہ بھی سراہا اور اب بھی کسی قسم کے بغل کا مظاہرہ کئے بغیر ان کے اس انداز کو سراہتے ہیں۔ اگر اختلافی مسائل میں اپنا نقطہ نظر مناسب انداز میں بیان کیا جائے اور مخالف نقطہ نظر کا مناسب انداز میں رد کیا جائے تو اس سے منصف مزاج اور علم و دست قارئین کرام کو دونوں جانب کی تحریریں اور دلائل سامنے

آ جانے کے ساتھ کسی نتیجہ تک پہنچنے میں خاصی آسانی ہو سکتی ہے۔ ہماری قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس بارہ میں دونوں جانب سے شائع کردہ تحریریں مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ العزیز حقیقت آپ کے سامنے واضح ہو جائیگی۔ محترم قادری صاحب کی تیسرا اقتضا ان کے رسالہ مابنامہ سوائے حجاز میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ جو ان سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ ان کا ایڈریس ہم نے ان کے نام کے ساتھ ابتداء میں لکھ دیا ہے۔ ہمیں جہاں محترم قادری صاحب کے مناسب تحریری انداز اختیار کرنے پر خوشی ہوئی وہاں ہمیں اس بات پر افسوس بھی رہا کہ ہمارے بار بار اصرار کے باوجود انہوں نے علم نبوی اور کتابیات کے بارہ میں اپنا دعویٰ و شاحت و صراحت سے واضح نہ فرمایا۔ اور اس افسوس کا اعتبار ہم دوران مباحثہ بھی کرتے رہے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو بحث مختصر اور زیادہ دلچسپ اور علمی ہو جاتی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے راہ راست سے چلنے والے لوگوں کے لئے ہدایت کا اور ہمارے لئے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین یا اللہ العالمین

احقر حافظ عبدالقدوس قاری

### قارئین کرام سے گزارش

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ہماری اس تحریر میں کتابت، عبارت یا کسی اور انداز سے کوئی غلطی دیکھیں تو ہمیں اس کی اطلاع ضرور دیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کر لی جائے۔ منقول الخطا کی اصلاح بتانے والے کے شکریہ کے ساتھ ضرور کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز



## جواب حاضر ہے

ماہنامہ ندائے اہل سنت لاہور اکتوبر ۲۰۰۳ء کے شمارہ میں شائع کردہ بریلوی مکتب فکر کے جناب مفتی محمد خان قادری کی طرف سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر کی کتاب ازالۃ الریب پر کئے گئے اعتراضات کا جواب حاضر ہے۔

محترم جناب مفتی محمد خان قادری صاحب! السلام علیکم

ماہنامہ ندائے اہل سنت لاہور اکتوبر ۲۰۰۳ء کے شمارہ میں آپ کا شائع کردہ ایک خط پر مجھ میں آپ نے حضرت والد صاحب دام مجدہم کی کتاب ازالۃ الریب کی چند عبارت پر اعتراضات کئے ہیں اور بڑھم خود لکھا کہ ازالۃ الریب کے بعض حوالہ جات کا حقیقت سے کوئی تعلق ثابت نہ ہو سکا نیز لکھا کہ چند ماورق مولانا سرفراز خان گلگڑوی سے براہ راست تحریری رابطہ کیا مگر جواب نہ دیا۔

محترم! آپ کی اور آپ کا شائع کردہ خط پڑھنے والوں کی معلومات کیلئے عرض ہے کہ حضرت والد صاحب عہد تقریباً تین سال سے بستر عیالت پر ہیں، کبھی طبیعت چھوٹ نہیں جاتی ہے اور کبھی بہت خراب ہو جاتی ہے اس لیے وہ کچھ لکھتا تو درکنار جو پڑھنے سے بھی قاصر ہیں، انہیں کئی ماہ سے حضرت کی طبیعت اس قدر خراب رہی کہ کئی دفعہ بورس ہسپتال، فیصل آباد، حضرت کی بیماری کے باعث اس دورانی کی ڈاک کی طرف کوئی خاص توجہ ہی نہیں دی جا سکی اور اس دورانی کی ڈاک دیکھنے کے بعد ہی ظاہر ہو گا کہ جناب آپ آیا اور حضرت نے اس پر کچھ لکھا یا نہیں؟ اس لئے آپ کے جواب میں تاخیر ہو گئی اور جسے تو خط کا مسم صرف اور صرف رسالہ میں شائع ہونے کے بعد جواب دے کر شے یا میرے ہمارے میں سے کسی کو بھی خط مل جاتا تو یقیناً آپ کو جواب کا موقع نہ نہتا اس لئے کہ خود غلطی میں غلط لوگوں کے اعتراضات پر مشتمل خطوط

آتے ہی رہتے ہیں اور ان کو جواب بھی دیئے جاتے ہیں، آپ کا خط بھی آپ کے ہی غلط فہمی کا شکار ہونے کا آئینہ دار ہے جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

## پہلا اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب! آپ نے پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ ازالۃ الریب میں تقابہات کے بارہ میں علم نبی ﷺ کے انکار پر آپ (مولانا صفدر صاحب) نے مفتی احمد یار خان صاحب رحمہم سے کہا ہے کہ مفتی صاحب کو صرف توضیح ہی دیکھ لینی چاہیے جس میں تصریح موجود ہے وَلَمْ يَطْهَرْ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِهِ کہ اللہ تعالیٰ نے تقابہات پر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی مطہر نہیں کیا۔ (ازالۃ الریب ص ۴۷۸) مولانا صاحب توضیح کی یہ اگلی تصریح آپ کو بھی دیکھ لینی چاہیے تھی لِأَنَّ السَّيِّئَاتِ أَشَقُّ فِي الْعِلْمِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُتَشَابِهَ وَالْمُحْتَمِلَ فَسَعَالٌ أَنْ يَخْفَى عَلَيْهِ مَعَالِي التَّضَوُّصِ۔ (التوضیح ص ۹۲ فصل فی الوقی)

محترم مفتی قادری صاحب! آپ کو مولانا صفدر صاحب پر پھٹی کئے سے قبل بغور دیکھ لینا چاہیے تھا کہ یہ عبارت کس کتاب کی ہے، آپ نے جو عبارت پیش کی ہے وہ التوضیح کی نہیں بلکہ التفسیح کی ہے جو کہ التوضیح کا متن ہے۔ مولانا صفدر صاحب نے مفتی احمد یار خان صاحب کو توضیح دیکھنے کی توجہ دلائی ہے اور آپ ان کے خلاف التفسیح کی عبارت پیش کر کے پھٹی کس رہے ہیں آخر اس کا کیا تک ہے؟ یہ صرف آپ کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ آپ التفسیح اور التوضیح متن اور شرح میں فرق ہی نہیں کر سکے۔ پھر مولانا صفدر صاحب نے تو مفتی احمد یار خان صاحب کو ان کے دعویٰ کے رد کے لیے توجہ دلائی تھی جو انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ حنفی مذہب کا متفقہ نظریہ ہے کہ حضور علیہ السلام تقابہات کو جانتے ہیں، اس دعویٰ پر گرفت کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ مفتی صاحب کو صرف توضیح ہی دیکھ لینی چاہیے جس میں تصریح موجود ہے کہ اللہ



تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی متشابہات پر مطلع نہیں کیا۔ کیا آپ نے جو عبارت پیش کی ہے اس سے مفتی احمد یار خان صاحب کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حنفی مذہب کا مستحقہ نظریہ ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وکالت کا کیا فائدہ؟ پھر یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ التفسیح اور التوضیح متن اور شرح کا مصنف ایک ہی ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی عبارات کا اظہار قعارض ہو تو اس کی بعد والی بات کا اعتبار ہوتا ہے۔ التفسیح متن ہے اور اور التوضیح شرح ہے اور متن یقیناً پہلے اور شرح بعد میں ہوتی ہے تو اعتبار التوضیح کی عبارت کا ہوگا جس میں صراحت ہے وَلَمْ يُطَبَّرْ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِهِ عَلَيْهِ كَلَّمَ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی متشابہات پر مطلع نہیں کیا اور التفسیح کی عبارت کا ملبوم کتاب کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے کہ قشاپہ اور مجمل کا اسی قدر علم مراد ہے جس سے نص کے معانی ظاہر ہوں، اسی لئے آگے عبارت ہے فَإِذَا وَصَّحَ لَهُ لَزِمَهُ الْعَمَلُ پس جب آپ کے سامنے اس (قشاپہ اور مجمل) کی وضاحت ہوگی تو اس پر عمل ضروری ہوگا۔ مصنف نے اؤا شرطیہ کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ جب وضاحت آپ کے سامنے ہوگی تو عمل ضروری ہوگا اور جب ظاہر نہ ہوگی تو عمل بھی نہیں ہوگا۔ اگر مصنف کے ہاں مجمل اور قشاپہ کا بالکل علم مراد ہوتا تو وہ یوں کہتا کہ جب آپ تمام تجملات اور قشاپہات کا علم رکھتے ہیں تو تمام آپ کے سامنے واضح ہوں گے اس لئے سب قشاپہات اور تجملات پر عمل ضروری ہے حالانکہ یہ نہ کسی دلیل سے ثابت ہے اور نہ ہی التفسیح اور التوضیح کی کوئی عبارت اس پر دلالت کرتی ہے۔

دوسرا اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب! ازالۃ الريب میں علامہ سیوطی کے حوالہ سے یہ نقل کیا ہے وَمَنْ شَايَهُ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللہ تعالیٰ وَمَنْ ادَّعَىٰ عِلْمَهُ سِوَى اللہ تعالیٰ

فہو کتاب ذب اس پر اعتراض کرتے ہوئے آپ نے لکھا حالانکہ اگر اصل کتاب تفسیر طبری جس سے سیوطی نے نقل کیا ہے آپ ملاحظہ فرماتے تو واضح ہو جاتا کہ یہ کبھی سے ہی روایت ہے جس کے بارہ میں آپ نے ثابت کیا کہ یہ کافر ہے یہ جھوٹا ہے الخ۔

محترم! اگر آپ تفسیر طبری میں صرف روایت کو ہی نہ دیکھتے بلکہ امام طبری کے انداز کو بھی ملاحظہ فرماتے اور اسی کی روشنی میں ازالۃ الريب میں اس روایت کو پیش کرنے کے انداز کو دیکھتے تو آپ کے سامنے حقیقت واضح ہو جاتی۔ امام ابن جریر طبری نے پہلے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا اور پھر اس کی تائید میں یہ کبھی والی روایت نقل کی وَقَدْ رَوَىٰ بَعْضُهُمْ مَّا قُلْنَا فِي ذَٰلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللہ ﷺ كَخِرَاطِي إِسْبَاطِهِ نَظَرًا (تفسیر طبری ج ۱ ص ۳۳) کہ ہم نے جو قول کیا ہے اس کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے بھی ایک ایسی خبر ہے جس کی سند میں نظر ہے امام ابن جریر اس روایت کو احتجاج کیلئے نہیں بلکہ تائید کیلئے پیش کر رہے ہیں اور حضرت مولانا صفدر صاحب نے بھی پہلے دو عبارات پیش کیں جن سے استدلال کیا ہے اور پھر فرمایا نیز اسی صفحہ میں اس سے قبل نقل کرتے ہیں تو یہ عبارت واضح کر رہی ہے کہ آگے کی عبارت تائید میں پیش کی جا رہی ہے اور تائید میں کبھی جیسے راوی کی کمزور روایت پیش کی جاسکتی ہے کبھی پر اگر چہ سخت سے سخت الفاظ جرح نقل کئے گئے ہیں مگر اس کے بارہ میں ٹھہر یہ یہی ہے کہ اس کی روایت ضعیف اور کمزور ہوتی ہے اس کو احتجاج اور استدلال کے طور پر تو نہیں لیا جاسکتا البتہ تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ خود مولانا صفدر صاحب نے ملا کا تب جلی کی کشف الظنون ج ۱ ص ۳۷۵ کے حوالہ سے لکھا کہ صحت کے اعتبار سے بخاری اور مسلم کے بعد ترمذی کا درجہ ہے کیونکہ مصلوب اور کبھی کی روایات نقل کر کے امام ترمذی نے ان کی تصحیف کی ہے تاکہ کوئی ان کی روایات سے مغالطہ نہ کھائے یا ان کو محض متابعات اور شواہد میں لائے ہیں ان



کی روایت سے استدلال نہیں کیا (غزائن السنن ج ۶) اور ازالۃ الاریب میں کلبی سے مروی روایت سے متعلق لکھا ہے مگر یہ سند کمزور اور ضعیف ہے اس قابل نہیں کہ اس سے احتجاج کیا جاسکے (ازالۃ الاریب ص ۳۱۳) ازالۃ الاریب میں جہاں کلبی پر سخت جرح نقل کی گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی روایت سے قرآن کریم کے مفہوم کے برخلاف استدلال کیا گیا ہے اس لئے فرمایا یہ ہیں دو شیر جن کی روایات سے دیگر اہل ہدایت حضرات عموماً اور مفتی احمد یار خان صاحب خصوصاً قرآن کریم کی نص قطعی کو کاٹنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے غلط اور باطل عقیدے پر زور پڑے (ازالۃ الاریب ص ۳۱۶) کلبی جیسے روای کی روایت سے استدلال درست نہیں مگر تائید میں اس کو پیش کیا جاسکتا ہے اور امام ابن جریر نے بھی اس کو تائید کیلئے پیش کیا ہے اور مولانا صفدر صاحب نے بھی تائید ہی کیلئے پیش کیا ہے اور ایسی روایت کا احتجاج میں پیش کرنا غلط اور تائید میں پیش کرنا صحیح ہونے کے بارے میں تو فہم حدیث سے معمولی دسترس رکھنے والا بھی جانتا ہے نہ جانے آپ جیسے مفتی صاحب کی فکر سے یہ نمایاں اور واضح بات کیوں اوجھل رہ گئی؟

### تیسرا اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب! آپ نے تیسرا اعتراض یہ کیا کہ مولانا صفدر صاحب نے امام سیوطی سے نقل کیا ہے کہ تشریحات کی تفسیر میں اجتہاد کا کوئی دخل نہیں بلکہ ان کو جاننے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو قرآن کریم کی نص سے یا حدیث سے یا اجماع امت ہو۔ پھر آپ نے عبادت کا من گھڑت نتیجہ نکالا اور لکھا کہ وہ تو واضح کر رہے ہیں کہ حدیث کے ذریعہ سے اس کا علم ہو سکتا ہے اور یہ سچی ہو گا جب حضور علیہ السلام اس سے آگاہ ہوں گے حالانکہ امام سیوطی تو فرما رہے ہیں کہ تشریحات کی تفسیر اجتہاد سے نہیں کی جاسکتی بلکہ ان کو جاننے کیلئے ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کی ضرورت ہے اور جب ان میں سے کوئی صورت بھی نہیں پائی جارہی تو ان کا علم بھی اللہ

تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا، آپ نے نہ جانے کہاں سے یہ نتیجہ نکال لیا جو آپ نے بیان کیا ہے۔ پھر آگے آپ نے امام ذرکشی کی عبادت جو نقل کی اگر آپ نے اس کا ترجمہ جان بوجھ کر غلط نہیں کیا تو گزارش ہے کہ ترجمہ کرنے میں آپ کو غلطی لگی ہے اس لئے کہ عبادت ہے قِيَادًا لَكُمْ بِمَوْكُوفِيهِ كَوْفِيْفٌ مِّنْ هٰذِهِ الْحِجَابَاتِ عَلِيًّا اَنَّهُ مِمَّا اسْتَشْكُرَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَلِيٍّ اس کا ترجمہ یوں ہے کہ جس جب ان صورتوں میں سے کسی سے واقفیت حاصل کرنے کی کوئی روایت مروی نہیں تو ہم نے جان لیا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کے جاننے میں اللہ تعالیٰ یگانہ ہے اور ازالۃ الاریب میں ابن القوسین بھی اسی مفہوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے (ازالۃ الاریب ص ۴۷) مگر آپ نے اس عبادت کا ترجمہ یوں کیا ہے ان تشریحات کا ہم ان تین میں سے ایک ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے قرآنی نص یا حضور ﷺ کی طرف سے بیان یا اجماع امت سے اس کی تاویل ہو اگر ان میں سے کوئی راہنمائی نہ ملے تو ہم جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ امام ذرکشی فرماتے ہیں کہ ان تینوں صورتوں سے واقفیت کی کوئی روایت ہی نہیں اس لئے ہم نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے جاننے میں یگانہ ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی راہنمائی نہ ملے تو ہم جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، معمولی عربی جانتے والا بھی اس ترجمہ کو غلط قرار دے گا۔ پھر آپ نے امام ذرکشی کی عربی عبادت جس میں یہ الفاظ بھی ہیں قِيَادًا لَكُمْ بِمَوْكُوفِيهِ كَوْفِيْفٌ مِّنْ هٰذِهِ الْحِجَابَاتِ پیش کر کے "چند لیر است دزدے کہ چراغ بگفت آرد" کا نمونہ پیش کیا ہے اور آپ نے ایسا ترجمہ کر کے اعتراض کی توپ چلانے میں اپنے مسلکی روایتی امداد کو بجا طور پر برقرار رکھا ہے۔

### چوتھا اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب! آپ نے چوتھا اعتراض کرتے ہوئے یوں



کلام فرمایا ہے اور مولانا صفدر صاحب کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے اپنی تائید میں اس مسئلہ پر امام سیوطی سے علوم قرآن کی تقسیم نقل کرتے ہوئے صرف اول قسم نقل کی جس میں بتایا گیا ہے کہ کثرت ذات باری اور وہ غیوب جو اس کا خاصہ ہیں کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا۔ (ازلۃ الاریب ص ۷۷) حالانکہ حضور علیہ السلام کیلئے تمہارے مخالفین یہ دعویٰ کرتے ہی نہیں بلکہ وہ بھی مانتے ہیں کہ یہ باری تعالیٰ کا خاصہ ہے البتہ وہ حروف مقطعات کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا معنی حضور ﷺ جانتے ہیں الخ۔

محترم! مولانا صفدر صاحب اپنے مخالفین کو خوب جانتے ہیں اور اپنے مخالفین کا تعین کر کے ہی ان کے خلاف قلم اٹھایا ہے، ان کے مخالفین وہ ہیں جن کا انحراف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خاص علم فیہ و فیہ پر ظاہر ہوتا ہے (جاء الحق ص ۵۳) اور جن لوگوں نے اپنا نظریہ یوں بیان کیا ہے کہ اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدا کے قدس کا خاص علم فیہ حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا، اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی ہے (جاء الحق ص ۶۰، متنباس حلیت ص ۳۶۰) جب مولانا صفدر صاحب کے مخالفین اس نظریہ کے حامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص علم بھی حضور علیہ السلام کو دیا گیا ہے تو آپ نے کیسے کہہ دیا کہ آپ کے مخالفین حضور علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ کے خاص علم کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ وہ حروف مقطعات کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ان کا معنی جانتے ہیں۔ آپ جیسے مفتی صاحب کی نظر سے مولانا صفدر صاحب کے مخالفین کا اوجھل رو جانا اور پھر اس حالت میں اعتراض کرنا انتہائی تعجب کا باعث ہے۔

### پانچواں اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب! آپ نے پانچواں اعتراض یہ کیا کہ مولانا صفدر صاحب نے رَبُّكَ بِالْكَلِّ كَيْفِيٌّ اور مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا

ہے کہ یہاں امور دینیہ مراد ہیں حالانکہ کَلَّ كَيْفِيٌّ فَصْلَانَهُ تَفْصِيْلًا کی تفسیر کے تحت بشمول امام رازنی یہ تصریح ہے کہ قرآن میں دین و دنیا کے تمام امور کا بیان ہے الخ۔

محترم! یہاں بھی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، مولانا صفدر نے باحوالہ تفاسیر سے نقل کیا ہے کہ ان حضرات نے فرمایا ہے کہ یہاں امور دینیہ مراد ہیں باقی رہا یہ کہ کَلَّ كَيْفِيٌّ فَصْلَانَهُ تَفْصِيْلًا میں مفسرین کرام نے امور دنیا کا ذکر بھی کیا ہے تو اس سے مولانا صفدر صاحب کے نظریہ کی نہیں بلکہ آپ حضرات کے نظریہ کی تردید ہوتی ہے اس لئے کہ جس کَل کے عموم سے آپ حضرات اپنا نظریہ ثابت کرتے ہیں اسی کَل سے تخصیص مراد لیکر مفسرین کرام نے عموم کی نفی کی ہے کہ اس کَل سے ہر چیز مراد نہیں بلکہ ایسے دینی اور دنیاوی امور مراد ہیں جن کی طرف انسانوں کی احتیاجی ہے چنانچہ تفسیر مظہری میں ہے تَحْسَبُونَ إِلَٰهِي أُمُورَ الدِّينِ وَالْدُنْيَا (مظہری ج ۵ ص ۲۳) تفسیر روح المعانی میں ہے تَفْصِيْلُهُنَّ إِلَٰهِي مَعَاشِكُمْ وَمَعَادِكُمْ (روح المعانی ج ۵ ص ۲۱) اور کشاف میں ہے مِمَّا تَفْصِيْلُهُنَّ إِلَٰهِي دُنْيَاكُمْ وَدُنْيَاكُمْ (کشاف ج ۲ ص ۶۵۲) اور اسی طرح دیگر تفاسیر میں ہے اور ان تمام تفاسیر میں کَل کو عموم سے پھیر کر تخصیص مراد لی گئی ہے کہ جن دنیاوی اور دینی امور کی طرف تمہاری احتیاجی ہے اس کی تفصیل ہم نے بیان کر دی ہے، آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ کَلَّ كَيْفِيٌّ فَصْلَانَهُ تَفْصِيْلًا کی تفسیر کے تحت بشمول امام رازنی یہ تصریح ہے کہ قرآن میں دین و دنیا کے تمام امور کا بیان ہے الخ۔

تو عرض ہے کہ ہمیں تو ان تفاسیر میں سے کسی ایک میں بھی ایسی کوئی عبارت نہیں ملی جس میں یہ ہو کہ دین و دنیا کے تمام امور کا بیان قرآن کریم میں ہے، آپ نے جن تفاسیر کے حوالے دیئے ہیں اگر آپ ان تفاسیر سے باحوالہ دکھادیں کہ قرآن کریم میں دین و دنیا کے تمام امور کا بیان ہے تو ہم نہ صرف آپ کے مشکور ہوں گے



[illegible][illegible]

یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں سمجھتا ہے۔  
اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں سمجھتا ہے۔  
اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں سمجھتا ہے۔  
اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں سمجھتا ہے۔

[illegible][illegible]



## ساتواں اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب آپ کے ساتھ اس امر میں یہ ہے کہ منافقین  
کے نام سے متعلق جو روایت آئی ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اس  
میں اس حدیث میں دو الفاظ ہیں کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔

محترم مفتی قادری صاحب آپ کے ساتھ اس امر میں یہ ہے کہ منافقین  
کے نام سے متعلق جو روایت آئی ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اس  
میں اس حدیث میں دو الفاظ ہیں کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔  
آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اس کو مد نظر رکھا گیا ہے باقی دو اسناد جو  
عکس کی ہیں ان میں سے ایک سند میں باقی کسی علت کو چھوڑ کر عکس کی روایت  
عکس کی ہے۔ دوسری سند میں اس کا یہ ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔  
میں نے یہ روایت سنی ہے اس کو مد نظر رکھا گیا ہے باقی دو اسناد جو  
عکس کی ہیں ان میں سے ایک سند میں باقی کسی علت کو چھوڑ کر عکس کی روایت  
عکس کی ہے۔ دوسری سند میں اس کا یہ ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔  
آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اس کو مد نظر رکھا گیا ہے باقی دو اسناد جو  
عکس کی ہیں ان میں سے ایک سند میں باقی کسی علت کو چھوڑ کر عکس کی روایت  
عکس کی ہے۔ دوسری سند میں اس کا یہ ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔

یہ روایت سنی ہے اس کو مد نظر رکھا گیا ہے باقی دو اسناد جو  
عکس کی ہیں ان میں سے ایک سند میں باقی کسی علت کو چھوڑ کر عکس کی روایت  
عکس کی ہے۔ دوسری سند میں اس کا یہ ہے کہ میں نے یہ روایت سنی ہے اور مولانا  
مفسر صاحب نے یہ ایک سند سے لے کر لیا ہے۔

## آٹھواں اعتراض

محترم مفتی قادری صاحب آپ نے آٹھواں اعتراض کرتے ہوئے لکھا  
ہے کہ (مولانا مفسر صاحب) نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
اس پر اس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے

محترم مفتی قادری صاحب آپ نے آٹھواں اعتراض کرتے ہوئے لکھا  
ہے کہ (مولانا مفسر صاحب) نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
اس پر اس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے

محترم مفتی قادری صاحب آپ نے آٹھواں اعتراض کرتے ہوئے لکھا  
ہے کہ (مولانا مفسر صاحب) نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
اس پر اس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے  
یہ روایت سنی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے کہ منافقین والی روایت گھڑی گئی ہے





نے اس مسئلہ کے متعلق روایت نہ کی اور احمد نے یہی اور عیاض بن میاض پر طعن کیا ہے کہ نہ ہی وجہ سے روایت نہ کرتے آپ پہ انھوں نے مطلق کہا نہ ہی کسی روایت پیش فرمائی ہیں جس میں ہونا صاحب کا مطلق ہو ہی نہ ہو  
**هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ**

مکتہ متعلق قادری صاحب آپ سے اشکالات و طعنات کے متعلق جوابات دے دیے گئے ہیں۔ آپ کو بدرجہ اولیٰ بھی خبر کا ہوتا ہے جیسا کہ اسے اور رسائل و شجاعت میں بھی دیا جاتا ہے اسی قدر مسائل و مسائل و اس میں کچھ عجیب فرما رہے۔

قتلہا بہت سے متعلق علم نبوی ﷺ کے بارہ میں

## علماء احناف کے نظریات

مفتی احمد یار خان صاحب نے فرماتے ہیں کہ جہاں واقع میں بھی تھا کہ نفی مدہب کا متفقہ طریقہ ہے نہ منسوب ہے، سلام تشابہات و باتیں ہیں، اس سے کہنے والے حضرت والد محترم دامہ مجید نے "ازلۃ الارب" میں لکھا ہے یہ عقیدہ اور وہ بھی اتھاقی الاصول ولا فکرة لا یزالہ۔ اس میں صاحب کتاب سے مفتی صاحب و صرف اتھاقی، یہ یعنی چاہیے جس میں یہ تصدیق موجود ہے  
**وَلَمْ یُظْهِرْ أَحَدًا مِنْ حَضَرِہِ عَیْہِ (زلۃ الارب ص ۸۷) عرض کرتے ہیں**  
 مفتی احمد یار خان صاحب کی روایات میں صاحب مفتی محمد یار خان قادری صاحب نے قمر لکھا ہے اور حضرت و مد صاحب احمد نے نام یہ خط رسائل میں شائع کیا جس کا جوہر انھوں نے مابین نصرۃ العلوم کوہ برانوالہ، ص ۲۰۰۳ء شامہ میں دیا اور جناب مفتی قادری صاحب کو اس کی کئی تصدیقوں کی جانب توجہ دینی اور دریافت کیا کہ آپ نے جو عبارت پیش کی ہے اس سے مفتی احمد یار خان صاحب کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے

یہ نفی مدہب کا متفقہ طریقہ ہے، نہیں، یقیناً نہیں تو پھر کائنات کا یہ فائدہ؟  
 اس سے کہنا کہ آپ کا تحریر جناب مفتی قادری صاحب کے مطلقوں میں توجہ دے کر چکے ہیں، نہیں یہ نفی مدہب کا یہی بحث میں ہی معتبر تو اس کی مدنی عالم سے ایک دفعہ ہی وہ من احمد، خان صاحب کی تائید میں پیش نہیں کرتے صرف یہ کیا کہ  
 مدہب کا یہ طریقہ تھا۔ بی رحم علیہ کو قتل نہ کرنا کا حکم ہے نہ کہ یہ میں سارہ روایت یا جہاں مدہب کے قتل ہی نہیں۔ ایسا ہی نے ہمارے نہیں بعد اس کے کہ یہ طریقہ یہ وہاں کا متفقہ طریقہ ہے جہاں اتھاقی محمد یار خان صاحب نے کہا ہے کہ مفتی قادری صاحب نے اب تک سامنے آئے۔ اسے اپنے تین مضامین میں مدہب میں یہ پیش نہیں کیا جس سے ثابت ہو کہ بی رحم علیہ کا قتل بہت کا حکم ہے۔ طریقہ یہ وہاں کا متفقہ طریقہ ہے۔ سندہ ہوں وہاں اس پر پیش کریں گے تو اس سے کہنا کہ حق احمد یار خان صاحب ہیں۔ مفتی قادری صاحب تو اپنے مولانا مفتی محمد یار خان صاحب کی روایت میں بے تکلف ایک دفعہ بھی پیش نہیں کرتے مگر یہ ہے کہ مدہب کے مدہب کے وہ یہ بھی تھا۔ اس میں صاحب کتاب سے اور مفتی قادری صاحب نے اپنے یہ طریقہ پر بعض عبارات پر پیش کر کے مجھ سے یوں دریافت کیا محترم صاحب صاحب نے دیکھے کیا اس بارے میں خاصا اختلاف ہے؟ تو عرض ہے کہ اس میں مسدود صاحب کتاب سے جس کی روایت ہمیں اس میں عرض رہے ہیں۔

## علماء احناف کے نظریات

قتلہا بہت سے متعلق علم نبوی ﷺ کے بارہ میں علماء احناف کے تین نظریات ہیں۔

- (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی قتلہا بہت کا علم نہیں۔
- (۲) اللہ تعالیٰ نے سچھ نبی کریم ﷺ کو قتلہا بہت کا علم رکھنے میں پھر اس





[illegible]

اور امام محمد عزیٰ بخاری قسماً بہات سے متعلق کثرت ہوئے نکتے ہیں  
وَأَمَّا الْعَامَّةُ فَهَذِهِ لِقَوْلِهِ عَنِ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ لَا تَكُونُ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
لَمْ يَخْلُقْ إِلَّا بِالْإِشْرَاءِ فَيَقْضِي لَهُ مِمَّا لَا يُشَارِكُهُ فِي عِلْمِهِ  
سِوَاهُ (اشرف سرچ میں ۱۹۷۷ء میں حال اس وقت حضرت ائمہ کے زمانے میں کیا اللہ پر  
واقعہ واجب ہے اس کے ساتھ حقانی نے اس ظہر کو پسلی کے ساتھ خود یہ پھر امام  
امدی تثنائی جو اس بات کو تصدیق دیتی ہے کہ بے شک یہ (مشابہ) ان چیزوں میں  
سے ہے جن کے جاننے میں اللہ حقانی کے ساتھ حقانی شریک نہیں ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی جن کے بارہ میں خود مفتی قادری صاحب لکھتے ہیں  
یہ درجہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مسکلم طور پر حنفی عالم ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ قاضی پانے کے بارہ  
میں دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ تاویل اور تاہل کے ساتھ اس کی مراد معلوم کی

محتی۔ اور ہر قول یہ کہیں نہیں ہو سکتا، پہلے قول کے مطابق نبی اور غیر نبی  
میں اور ہر قول جمعہ کے لئے ہے اس میں بھی نبی اور غیر نبی پر  
ہر آیت ہے۔ **وَاحْصِفْ كَلَامَ الْعُمَّاءِ فِي هَذَا الرُّوْعِ فَقِيلَ يُعْصِفُ**  
**رَأْسَهُ وَقِيلَ لَا يُعْصِفُ رَأْسَهُ بَلْ نَحْنُ الْإِيمَانُ بِهِ وَتَقْوِيصُ الْمُرَادِ مِنْهُ**  
**بِسَيِّئِهِ مَحْصِفٌ فَقِيلَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَحْصِفَهُ بِعَيْنِهِ مَا فِيهِمْ سَيِّئَاتٌ مُزَادَةٌ**  
**وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَتْبَاعِهِ وَبِهِ قَوْلُ تَكْرُرِ الْعُمَّاءِ (حاشیہ مطہری ج ۱ ص ۱۴)**  
تاریخات میں اس قسم میں اختلاف ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی تاویل ممکن ہے اور یہ  
نہی کیا گیا ہے۔ تاویل ممکن نہیں بلکہ اس کے مطابق ایمان لانا اور اس کی مراد  
یہ جاننا ہے۔ یہ ساری باتیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے جاننے میں اللہ تعالیٰ  
جانتا ہے اس کی مراد میں یہ کہتے ہیں۔ **تَجَوُّزِ** میں آپ سے تمہیں میں سے کسی  
سے ایسی بات کہ جو شرعاً واجب ہے۔

[illegible]

۱۰  
 مِّنْ أَسْرَرِ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَضَعِ عَلَيْهِمْ مِّنْكُمْ مَقْرُونًا وَلَا يُفَتِّرُ أَمْرًا قَدِيرًا  
 (س ۲۵) اور تقدیر بد قوتوں سے اس میں سے ایک اور جہاں سے اس نے کسی  
 متربفہشتہ و نیکو عمل و حسن طبع میں جو مایہ ناز قیامت کے علم سے اس میں  
 فرماتے ہیں اَنْ عَلِمَهُ السَّاعِدُ مِمَّا سَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ (مرآت س ۶۶)  
 کے تحت قیامت کے علم میں بد قوتوں کا۔۔۔ اور علم میں نیک قیامت کے علم  
 کے تحت قیامت میں نیکوں کا۔۔۔ لَا عِصْفَادَ يُوْجُوْدُهُ وَيَعْدُوْهُ بِعَبْدِهِ يُوْلِيْهَا  
 يَحْبُرُ اللَّهُ مِّنَ الدِّنِّ ابْنُ رَمْدَه عَارِفٌ (س ۶۶) میں تو اس کے قیامت کے  
 ہونے کا عقیدہ رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے  
 بھی دین میں سے ہے۔ امام بخاری نے باب ۴۰ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا  
 وَبَيْنَهُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا الَّذِي كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (س ۲۶) میں یہ حدیث  
 کے ہونے کا علم ہی لیتے ہیں۔ امام بخاری ۵۱۵ میں یہ حدیث کے ہونے کا عقیدہ  
 ہے کہ وہ بتایا جاتا ہے کہ اَنْ مِّنَ الْعِلْمِ سَائِلُهُ يَضَعُ اللَّهُ عَلَيْنَ نَبِيٍّ وَلَا  
 عِيْرَهُ (عمدة القاری ج ۲ ص ۹۹) میں یہ حدیث ہے۔ بد قوتوں سے اس نے کسی  
 نیکو مطلع فرمایا ہے اور نہ ہی کسی اور کو۔

۱۲) جس نے ایمان میں سے شے کا ٹکڑا یہ یہاں سے لے لیا تو اس کا اجر ختم ہو جاتا ہے۔  
 ۱۳) جس نے ایمان میں سے شے کا ٹکڑا یہ یہاں سے لے لیا تو اس کا اجر ختم ہو جاتا ہے۔  
 ۱۴) جس نے ایمان میں سے شے کا ٹکڑا یہ یہاں سے لے لیا تو اس کا اجر ختم ہو جاتا ہے۔  
 ۱۵) جس نے ایمان میں سے شے کا ٹکڑا یہ یہاں سے لے لیا تو اس کا اجر ختم ہو جاتا ہے۔

[illegible]



ان پانچ امور کے متعلق ہی سوال کیا تھا تو یہ آیت ان کے جواب میں آ کر ہوئی یا یہ کہ باقی امور ان ہی پانچ امور کے جانب دہنے میں ہیں اس بات پر چھوٹا سا جھگڑا ہے۔

## مفتی قادری صاحب کی معصومیت

حق تعالیٰ کی محسوسیت سے کہ سے پوچھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی نسبت  
کہ آپ ﷺ جس قشابت کا علم رکھتے ہیں تمام کائنات کی محسوسیت سے  
وہ کمال علم (درب) نے قائل تھا کہ اس سے یہ محسوسیت سے ان کا کہ نہیں  
ایسا کہ آپ ﷺ قشابت کا علم رکھتے ہیں یہ حق صواب ہے کہ میں (ما سار  
ہوئے جس میں ۳۵۰۰۰) میں سے ہر ایک کا علم یہ کہ وہ انکاف حق کی  
عبارت سے نہیں ہے کہ اس سے کہ یہ امت کے حق تعالیٰ کی عبارت  
صاحب و صاحب کے ہیں یہ میں حاصل ہے کہ اس سے کہ یہ حق تعالیٰ  
کی یہی کریم ﷺ کو تمام قشابت کا علم ہونے کا نہ یہ کہ وہ انکاف ہے کہ  
ظہر یہ کہ وہ ہے کہ حق و حقیقت کا انکاف و انکاف قائل تھا کہ اس سے کہ  
تجربہ انکاف کا علم حق صواب سے کہ میں میں محسوسیت سے ان کا کہ نہیں  
تجربہ انکاف کا نہ یہ حق صواب ہے اس لئے کہ ہم نے ہمارا انکاف ہی کی عبارت  
بہار میں میں میں اور طواست کے خوف سے ان ہی حوالہ جات پر اکتفا کیا ہے۔

۱۹۹۹

[illegible][illegible]

یہ سب باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچ نہیں ہے۔ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچ نہیں ہے۔ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچ نہیں ہے۔

(۱۵۹) متروہ میں پابند ہے (۱۵۹)



[illegible]

حضور علیہ السلام کو قشا بہات کا علم ہونے سے متعلق  
پیش کردہ دلائل کا تجزیہ

[illegible]

اور میں کہتا ہوں کہ انسان کے تصورِ عبادتِ الہیہ کی کیفیت مردوں کے لیے  
باقی رہی جس مفسرین نے غفلت کیا ہے مگر اس سے بھی محترم مفتی قادری صاحب کا

[illegible]

۱۔ اے اللہ کے رسول! میں نے تم کو ان کی تعلیم سے نصی اللہ علیہ  
وَسَلَّمَ حَتَّىٰ اَدْرَيْتُ خِطْبَ نَاسٍ (قرآن مجید ص ۱۲) یہ قول ہے آپ  
ﷺ کی طرف سے جو آپ کے پیروں پر لکھا گیا ہے۔

اور یہ بات کسی صاحب علم سے مخفی نہیں کہ قرآن میں آیات مختلف قسموں  
 ہیں جن میں احکامات ہیں بعض میں قصص و واقعات ہیں بعض آیات در  
 بیانِ نبی ہیں بعض آیات در بیانِ ائمہ ہیں بعض آیات در بیانِ  
 کے مطابق بیان فرما کر امت تک پہنچا دیا۔ درمیانِ بات میں آیات سے علماء و محدثین  
 حضور علیہ السلام سے صحیح روایات سے کچھ ثابت ہیں تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ  
 آپ ﷺ کو بھی قرآن کی صرف تلاوت کا علم دیا گیا جو کہ آپ ﷺ نے امت تک  
 پہنچا دیا۔ اگر اس کے علاوہ بھی علم آیا ہوتا تو آپ ﷺ کی امت تک پہنچا دیتے۔

پہنچے علامہ سرخسی لکھتے ہیں وَالِدَيْهِ عَلَيَّ حَبْرٌ ذِيكَ أَنَّهُ سَعِدَ  
بِصُغَرِهِ سَالَاؤُهُ حُكْمًا مَقْصُودًا أَحَدُهُمَا حَدٌّ مَوْثُوقٌ وَالْآخَرُ  
مُسْتَعْمَلٌ وَمَعْدُنَا حُكْمٌ لَدَيْهِ هُوَ الْعَصْلُ بِهِ يُبْنَى هَدْيٌ

لِحُكْمِكُمْ وَهِيَ مُفْعَلَةٌ بِالْأُكْرِى نَ لِيُفْعِلَهُ لِيُفْعِلَهُ لِيُفْعِلَهُ  
مَدْرُ لِحُكْمِكُمْ فَمَطْ (ص ١٠٢ ن ١٠٢)

[illegible]

علامہ ہر کسی نے وضاحت کر دی کہ مشابہات سے مقصود ان کی تلاوت سے

چون که این دو شرط را در هر دو صورت می توان یافت پس می توان گفت که هر دو صورت در هر دو حالت امکان پذیر است.

[illegible]

آپ نے اس وقت آپ ﷺ کے امیرانہ دور کے بارے میں پوچھا ہے۔  
میں نے یہ بتایا کہ اس دور میں حضرت سیدنا ابوبکرؓ کے دور میں  
آپ نے یہ فرمایا: **يَبْعُ هَاهِلًا وَرُحْلًا يَلْتَهُمُ** میں ہمارے جس کا مطلب  
ہے کہ آپ پر اتارا گیا وہ آپ امت تک پہنچا دیں اور اس کی وضاحت فرمادیں۔





[illegible][illegible]

تو کیا پانی پتہ سب سے ذریعہ رسائی ہے۔ رہیں یہ پتہ تو جس حد تک  
مشابہت کا علم نہیں رکھتے تو تمام قرآن میں وہ ہدایت نہیں رہے گا تو ایسا اعتراض  
تو فی الواقع یہ ہے کہ **قُرْآنٌ مُّذَكَّرٌ لِّلرَّحْمَٰنِ** ہے۔

نہایت سے اس کا وہ دل میں چھپا رہتا ہے کہ یہ حدیث عامری سے نقل  
 یہ کہ رَوَيْتُ عَنْهُ فَلَا مَضْهَرُ الْقَائِدِ فِي أَمْرِ لَدِ الْخَلِيفَةِ الْأَمْرُ  
 يُعْطَى بِهِ وَلَا خَلْفَ لَا يَأْتِيهِمْ وَلَا عَمَهُ جُيُودٍ (ابن ماجہ)۔  
 ۲۲۔ اس میں اس نے (خطبہ) کیا تھا کہ جو لوگ اس سے ملے وہ اس سے  
 نہ مل سکتے تھے۔ اس میں تو نقل ہے کہ اس نے بغیر حمل نہیں کیا اور یہی  
 عورت تمام بنیں۔ کہ حدیث میں ہے یہ حدیث عامری سے منقول ہے۔  
 السلام کہنے میں بہت کمال علم ہونے کا یہ ہے کہ حدیث عامری سے نقل ہے  
 کہ حدیث عامری سے حدیث عامری سے حدیث عامری سے حدیث عامری سے  
 حدیث عامری سے حدیث عامری سے حدیث عامری سے حدیث عامری سے

[illegible]



مجاہد کی ریسٹھ نے تم پر نہیں یہ، کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ حضور  
ﷺ سے علم خداوندی میں کسی قسم کی ہٹائی کی ہو۔

مالی یا قاسمی سے کہا: عدویٰ مالہ اور بنی ہاشمیہ سے کہا: یہ تمہاری  
ہیبت کی صورت میں ہے جو تمہارے پاس ہے۔ یہاں پر مکتی شمسین سے مکتی تکی  
یا قاسمی کی ہیبت کا یہ مکتی کی ہیبت یہ جو ہے اس کا یہاں پر مکتی۔

### مفتی قادری صاحب کی توجہ کیلئے

مفتی قادری صاحب سے کہا: یہ وہ ہے جو کہ مکتی سے مکتی ہے اور مکتی  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

### وہم کا ازالہ یا وہم کے بھٹور میں

مفتی قادری صاحب نے وہم کا ازالہ کا مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
یہ نکھ کہ قشایہ اس کو کہتے ہیں جس لفظ کی معرفت مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

پہلے مفتی قادری صاحب سے مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

مفتی قادری صاحب سے مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

مفتی قادری صاحب سے مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔

مفتی قادری صاحب سے مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے  
مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے اور مکتی سے مکتی ہے۔







[illegible][illegible][illegible]

عزت و جلال و کرامت و شرف و توفیق و نصرت و یاری و مدد و اعانت و تمکین و تکمیل و اتمام و فراغ و ختم و انقضای این دعا را بخواند که بر او هر چه خواهد خواست عطا شود.

مفتی محمد خان قادری صاحب نے اپنے موقف کی تائید میں بعض اکابر

[illegible]



کہاں تھی محد اشدنا کا۔ میرے دوست تھے جس اور کشیدہ کا کھنڈا اشدنا کا۔ وہاں  
جدا ہے۔ (رہو رحمتا بعدہ۔ نور ص ۳۳) اس عبارت میں محکمہ وسط دور کی  
سماں ہے، محال ہے کہ مکتبی نوآوری سماں ہی ہے یہ حق میں مطلب بخیر ہے۔

[illegible][illegible]

تین قسم کے جیلے استعمال کیے جاتے ہیں۔

( ) یسوع مسیح اسرار اللہ تعالیٰ میں یہ معجزہ نہ ہو سکتا ہے۔  
اس کو تعجب و حیرت نہ آئے۔

(۲) **مِثْرُ الْكِتَابِ** - یہ کتاب - درجہ - کے اس قسم کے کاموں کے لئے لکھی جاتی ہے۔ ان میں سے کچھ مکتوبات اور تقریریں ہیں۔

(۳) سیکرٹریس لکھ کر ویسٹسٹریڈ، کہ یہ عدالتوں میں اس سے نہیں علیحدہ  
 نہیں رہے اس پر مبنی ہے کہ یہ عدالتوں سے علیحدہ نہیں رہے اس پر مبنی ہے  
 کہ یہ عدالتوں سے علیحدہ نہیں رہے اس پر مبنی ہے کہ یہ عدالتوں سے علیحدہ نہیں رہے

[illegible]

ہاری معرفت اور محبت میں مشق قاری صاحب کا جواب  
 میرے مشق قاری صاحب کی عبارت پر دوست کی تحسین آپ نے جواب دیا ہے





[illegible]

دوسرا اعتراض

مجلسی فارسی صاحبزادہ ہاتھ میں کچھ مراثتیں تھیں، آپ تو اس فہرست میں  
 سے کچھ ایسا چن کر مجلس اعلیٰ میں پڑھا کر دیا کہ اس میں کچھ نئی نئی باتیں  
 تھیں۔

یہ اعتراض بھی بالکل سبب وازن ہے اس لئے کہ جب دونوں جہاتوں کا  
تیسرا باطل و خبیثہ اس کا چاہیے ہو مگر اس میں اس کے درپے نہیں  
ہو سکتا۔ یہاں یہ چاہئے کہ اس کے یہاں اس کا یہاں نہ ہو۔

[illegible]

تیسرا اعتراض

اسی طرح اس کی طبیعت میں یہ خاصیت ہے کہ وہ  
 ہر وقت اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کرتی ہے۔  
 اس کی طبیعت میں یہ خاصیت ہے کہ وہ  
 ہر وقت اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کرتی ہے۔

پہنچتی وہاں سے کہیں سے پہنچتی ہے۔  
میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے۔

[illegible]

سپین سرین پیر پیر

[illegible]

حضرت کے لئے مہم یہ تھی کہ وہ اپنے لئے ایک جگہ کاغذ  
 لیا تھا تاکہ اس کو سامنے لے کر اپنے لئے ایک جگہ کاغذ  
 حصہ کاغذ سے محترم قادری صاحب اپنی پوری قسط کاغذ لے لیں  
 کہ محترم مولانا قاری صاحب سے کہہ دیا کہ اس کاغذ  
 کی طرف سے مولانا صاحب کاغذ لے لیں کہ اس کاغذ سے

( )

(۲) پیدائش سے قبل کی حالت کا یہ ہے کہ

(۳) مکتبہ اعلیٰ اسلامیہ، لاہور۔

$$- \frac{1}{\mu} \left( \frac{\partial^2 u}{\partial x^2} + \frac{\partial^2 v}{\partial y^2} \right) = f(x, y),$$

(۵)  $\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

(۴) یادداشت‌های من در این باره، به شرح زیر است:

.....

(ماہنامہ سوائے جی زمیں ۳۸، ستمبر ۲۰۰۳ء)

[illegible]

یہی دعویٰ تہذیب منشی قاری صاحب چکے تختی راجپوتوں سے جواب

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible]

۱۔ اے مومنو! تم کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کو تم نے انکار کیا ہے۔ ان کو قبول کرو اور ان سے اپنے لیے عمل کی بات لے لو۔

اقوال صحابہؓ اور ان کا مفہوم

۱۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۲۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۳۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۴۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۵۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۶۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۷۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۸۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۹۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔  
۱۰۔ یہ ہے کہ جس نے اللہ سے خوف کیا وہ اللہ سے ملے گا۔

۱۔ حق کا حق میں وفاق ہے جس میں اسحق کا راجہ اس حصول ہ  
۲۔ یہ حق میں یہ حق اسحق ہ جس میں اسحق کی کو آگاہی  
۳۔ یہ حق میں یہ حق اسحق ہ جس میں اسحق کی کو آگاہی









امام رنجس اور امام مردودی کی چوٹی سے ہمارے یہ نظریہ اختیار کیا ہے۔  
 مستندین احناف ہوں گے، مذاہب حق نظریہ اختیار کیا ہے، وہ بھی حق میں رہتا۔  
 حضرت مجدد الف ثانیؒ محترم قادری صاحب نے حضرت مجدد  
 صاحب کی ایسا عبارت میں پیش کی ہے کہ وہ منقطع حلقہ و شوق و رجاء  
 محبوب ہے، وہ یکتا ہے، میں اس کے حق میں صاحب و یکتا ہوں، میں  
 اس کے حق میں پیدا ہوں، چنانچہ اس نے مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ وہ  
 منقطع جو قرآنی حروف کے حق میں واقع ہوئے ہیں، یہ قشاعت میں  
 میں جن کی تائید پہلے رحمت کے امام کی و طاعت میں کی۔ (مطلب  
 ص ۶۶) یہ نظریہ شائع حضرت صاحب کی تائید کے ساتھ ہے۔  
 جب اس نظریہ کی تائید فقہاء و فاضلین نے تو مستحق صاحب اس کی تائید میں  
 کیسے دلیل بنا سکتے ہیں ۴۴۴

۱۱۰ اور اس کی کاتھمنہ نے اسے حضرت کے احوال و بیانات سے واقف  
مہارت کا مقصد اس قدر میں بیان کیا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ اس  
شبیت کی تحریکوں نے اصول اشاعتیہ و ترقی کے میں مکتبی تھی  
مہاسب کا ان اس کا مری یوں قیام ہے کہ یہ طواغیتوں کے بھی اس کو  
کا ہی یہ قیام باطل و راست نہیں ہے کہ اس نے اس کے احوال میں جو  
شبیت کے بارہ میں یہاں سے کہتے ہیں قریب پہنچی ہے کہ اس کے  
صورت نہ ہو ورنہ قریب ہونے کا وہ اپنے احوال میں قریب و مد نظر  
ہو کہ ہم نے اچھا تھا کہ جنس حضرت کے یہاں یہ حضور کا یہ سامہ متکھاتے  
علم ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی طواغیت ہے کہ اس کے قریب یہ متکھاتے  
اس کے حق میں قتل و کشتار ہوئے ہیں کہ آپ نے اس کے بارہ میں

یعنی جس آیت میں ہے کہ "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ قَلْبِي بِإِذْنِ رَبِّهِ" (حاشیہ نور الانوار ص ۹۳)۔ اسی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت قیام کی  
یعنی ہو اور کسی اور پر اس کو تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آیت قیام کی ہے۔

[illegible]

مذکورہ فقرہ میں صاحب نے اس آیت میں عبارت پیش کی ہے کہ حضور علیہ السلام کو بھی مشابہت کا علم نہیں تھا تو پھر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ (رسالہ مذکورہ ص ۵۸) اس قسم کے اعتراضات سے پہلے ہی میں نے حضور ﷺ کے لئے مقطوعات کا نظم بیان بھی لیا تو اعتراضات کا جواب اس طرح کیا کہ ان اعتراضات کا جواب میں نے

یہ مترادف بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم تو حضور علیہ السلام، قیامت میں  
لے لوں کیلئے ہدایت ہے اور ہدایت اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس کا  
حضور علیہ السلام کے لئے مفہوم واضح اور دوسروں کیلئے غیر واضح ہو  
یہ کہ قرآن کریم کا ایک حصہ حضور علیہ السلام کی ذات کے ساتھ مختص

(2) یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

(3) یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

حناف کا اعلان تسلیم

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

خطاب بے فائدہ

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے

یہ ہے کہ جس نے ایمان لایا اور اس نے ایمان لایا  
 تو اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے اور اس کا ایمان اس کے ایمان سے زیادہ ہے



[illegible]

ہم نے غنیمت مانتا ہوں کہ اس علم میں ہم نے کئی نیا کتب سے  
موضوع پر تحریری بحث کے آغاز میں ہی ان سے مطالبہ کیا تھا۔ یہ قدم بڑے اہم تھا۔  
ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ کتاب ہماری کتابوں میں شامل کی جائے۔  
ہم نے اس کتاب کو اپنی کتابوں میں شامل کیا ہے۔

(ماہنامہ نصرت العلوم ص ۷۷، مئی ۲۰۰۳ء)

ہمارے اس اصولی مطالبہ کو ماننے کی بجائے اور اپنے نظریہ کی وضاحت کی

۱۔ رکی پور میں ایک مختصر مقام میں صاحب سب سے پہلے رہا۔ ۲۔ ۱۹۳۸ء اور ۱۹۴۰ء میں پٹی، قادیان میں چلنے لگتے ہیں۔ یہاں وہ آپ سے یہ  
شکلی بنایا۔ ابھی تک اس میں وہ آپ کی جگہ شامات و عمر لکھتے ہیں  
تاکہ پوری پوری یاد دہان رہے۔ اس سے پہلے وہ ۱۹۳۸ء میں  
۱۔ ۱۹۳۸ء میں اس وقت میں قادیان میں تھے۔ یہاں وہ آپ سے ملے

کوئٹہ ریجیونل ہے اسلئے

[illegible]

(۱) امت کی اکثریت خصوصاً علماء احناف کا مسلک یہ ہے کہ عام امت سے اہل علم کو دنیا میں حاصل نہیں ہو سکتا اب تک امت میں سے کسی نے

(رسالہ ماری ۲۰۰۴ء ص ۲۰)

(۲) یہاں تک کہ امت میں سے کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۳۳)

(۳) اب تک امت کا علم حاصل کرنے والے کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا۔

(رسالہ مذکورہ ص ۳۶)

(۴) میرے علم میں سے کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۳۸)

(۵) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۴۰)

(۶) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۴۲)

(رسالہ مذکورہ ص ۴۵)

(۷) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۴۸)

(۸) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۵۱)

(رسالہ ماری ۲۰۰۴ء ص ۲۰)

(۹) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۵۴)

(۱۰) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۵۷)

(۱۱) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۶۰)

(۱۲) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۶۳)

(۱۳) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۶۶)

(۱۴) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۶۹)

(۱۵) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۷۲)

(۱۶) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۷۵)

(۱۷) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۷۸)

(۱۸) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۸۱)

(۱۹) اب تک کسی نے اس کا علم حاصل نہیں کیا ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۸۴)





تیسری بات یہ کہ عالم پر یہ مبنی ہو کہ اس کا سر سے پیش یا تھا  
 نہ ہو۔ شہید کے سر پر یہ مبنی ہو کہ اس کا سر سے پیش یا تھا  
 نہ ہو۔ عالم صرف اللہ تعالیٰ کیسے ہی مانتے ہیں۔ (نظامی علی احسانی ص ۱۰)

[illegible]

یہ مہ رات اپنے مفہوم میں اس قدر واضح ہیں کہ اس کا ہر آدمی سمجھ سکتا ہے۔  
والا آدمی بھی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ کوئی عالم اس کا انکار کرے۔

محترم قادری صاحب لکھتے ہیں اُن ان دونوں اہل علم نے معتقدین کی بات سے دلالت کی ہے کہ یہ باتیں صرف اہل علم کی بات ہیں۔ یہ باتیں صرف اہل علم کی بات ہیں۔ یہ باتیں صرف اہل علم کی بات ہیں۔

محترم قادری صاحب یہی عنوان قائم رکھتے ہیں۔ آپ نے ان عبارتوں کو کس اور ان کا مفہوم یہ لیا کہ امام فخر الاسلام اور امام شمس الدین کے حضور ﷺ کو مستثنیٰ کیا ہے ورنہ پہلے احناف اس کے قائل نہیں ہوتے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بھی ائمہ اربعہ سے متقدم ہیں نہ ان کے بعد۔

ص ۴۲) محترم قادری صاحب سے گزارش ہے کہ ان عبارتوں میں باوجود  
بلکہ ان عبارتوں کا مفہوم اس کے بغیر کوئی اور بنتا ہی نہیں جتنا کہ مراد ہے بلکہ  
اس کے وہ عبارت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں جن کو ہم یہاں پیش کرتے ہیں تاکہ

[illegible]

[illegible]

مفتی قاری صاحب دفترا

فقہی مباحث لکھتے ہیں اور اس موقف سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔  
 ہمارے سامنے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ہاں بھی یہ موقف  
 پایا جاتا ہے کہ فقہی مباحث میں اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
 فقہی مباحث میں اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
 اس بار میں اختلاف ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے  
 اس میں اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
 اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

۱۔ دریں بات شیخ محمد مدد میں لکھی گئی ہے۔ یہ حصہ مکتبہ  
دینیات کا علم ہے جس میں ۱۔ شیخ کا علم کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے  
۲۔ شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے  
۳۔ شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے شیخ کا نام ہے

میں نے اس سے کہا، نہیں کہ یہ حضرات آپ کی طرح اس بارہ میں  
توجہ دے رہے ہیں۔ بلکہ ان کے پاس ہے آپ کی  
وہ دینی چیزیں۔ نہیں۔ نہیں۔ ہوں سے اٹھ دیں  
میں نے کہا یہ سب غلط ہے۔

قادر می صاحب سے ہمارا سوال

یہ سب کچھ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ: "یہ سب کچھ  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا کہ:  
 "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" آپ نے  
 فرمایا کہ: "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 ہے۔" آپ نے فرمایا کہ: "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا کہ: "یہ سب  
 کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا  
 کہ: "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"  
 آپ نے فرمایا کہ: "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی  
 طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا کہ: "یہ سب کچھ  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا کہ:  
 "یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"









ہمارے اس عبارت پر توجہ دیتے ہو۔ محنت مشق کا راقی صاحب مدد فرمادے۔  
آؤں کا شافی ہونا کاغذوں کا صبر سے جتنے ہیں۔ محنت کا یہی نتیجہ ہے۔  
عالمی آؤں کا بھی یہی۔ وہ بھی اس کاغذی صبر سے جتنے ہیں۔ یہ مشق ہے۔  
اس میں ان راقیوں کا یہی ہے کہ ان کاغذوں کا شافی ہونا۔  
اس کاغذ کاغذی ہے۔ (ماہنامہ ۳۹، ۱۲، ۱۹۹۵ء)

ہم اس پر افسوس کا اظہار ہی کرتے ہیں کہ یہ حقارتی سیاست سے ہمارے  
مہارت کی غلط تعبیر کر کے ہماری جانب اس حقارت سے ہمارے عامہ متوجہ ہوا ہے  
شامی نہیں جانتے ہی وہ شامی جس میں وہ حقارتی ہیں۔ مسخ کیا یہ حقارتی متوجہ  
حقارت سے تو شامی کے علم میں اس طرح سے علم سے ہمارے عامہ متوجہ ہے کہ  
مکشہ کا علم ثابت ہوتا ہے کہ یہ حقارتی سیاست سے ہمارے عامہ متوجہ ہے کہ  
حقارتی سیاست سے ہمارے عامہ متوجہ ہے کہ یہ حقارتی سیاست سے ہمارے عامہ متوجہ ہے۔

فائدہ مخاطب باطل

مطلق قیادری سے اس کا اپنا حق و ساقیوں کے لئے قیادری میں بھی وہ کام  
برائے ناستے ہیں نہ کہ صرف رعایا، اس کا مقصد یہ ہے کہ مملکت میں قیادری کے لئے ایک خاص  
سے اور پھر سے مطلق و بے قیادری کا مصلحت قائم رہے کہ جس سے مملکت میں ایک  
مستحکم و عالم و اس کے بھی خیر و ابد کے لئے تاکہ مملکت بے قیادری سے نہ رہے۔ یہ وہ  
غیر مصیبت و مصلحت ہے کہ مطلق و بے قیادری کا یہ معنی ہے کہ مطلق و بے قیادری  
طریق کی گفتگو کی ہے۔ (سوئے حرر، ص ۲۰۰۳ء)

اس کے جواب میں اگر محترم قادر علی صاحب ہدایہ اور عالمگیری کے مترجم سید امیر علی صاحب بن مہارت ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: "میں نے اس وقت اس مسئلہ پر غور کیا ہے کہ اگر وہ فرماتے ہیں کہ مرجع نے کہا کہ اگر معنی نہ لے جائیں، زحمت و اضافہ پڑتی ہے، یہ وہ فرماتے ہیں کہ مرجع نے کہا کہ اگر معنی نہ لے جائیں،

عالم مکمل ہو گا جو کہ یہ ہے۔ جسے اس وقت مکمل ہو گا جب کوئی فرد نہ ملے  
اس آیت قشحات سے یہاں مقصود ہے۔ (تیسرے نمبر کی اس ۱۴)  
درمچہ پٹیاں مرتب ہیں۔ کس طرح مسلمان صحت یابی تلاوت کا  
فرد ہوا رسد اور وہ ہے موت و یا انیثیت سے باقی تین میں آیت  
مات سے جس پر مد حاصل ہوتے ہیں اس لئے ان کا مفہوم معلوم نہ ہونے کے  
وجود فائدہ مخاطب حاصل ہے۔

وعدہ الہی کی خلاف ورزی

محترم قادری صاحب فقیر مظہری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام نے یہ کلمات عام طور پر استعمال کیے ہوتے تو ان کے بارے میں کتب و رسائل میں کچھ نہ لکھا جاتا۔ (ملخصاً ص ۴۲، نومبر ۲۰۰۴ء)

[illegible]







[illegible]

دنی کے حوالوں میں سے پہلی یہ ہیں جو چپے میں کہ نسبت شاہ عبدالغفور  
 صاحب نے تفسیری ذمہ داری نبھاتے ہوئے بارہویں جہ قوسوں سے پیش نظر  
 کیا ہے۔ یہ ہیں جس کے پہلے قوسوں کے ساتھ ساتھ مستحق قاری  
 صاحب کے ہیں۔ یہ شاہ عبدالغفور صاحب کے ہیں۔ وہاں وہاں قوسوں  
 کے ساتھ کچھ دوسرے حوالے بھی ہیں۔ یہ قوسوں کے ساتھ ہیں۔  
 یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔  
 بارہویں جہ قوال تھے وہاں کر کے اور پھر اہم یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔  
 یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ہیں۔  
 فرمایا، ملاحظہ ہو "تفسیر معالم العرفان" پارہ اول ص ۴۴۔

[illegible]



ہے وہ تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۱۵۴ میں موجود ہے۔ یہ من مہر میں یہ روایات ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہیں کہ یہ تفسیر تین حصوں میں ہے۔ ایک حصہ کسی کو مشکل نہیں، دوسری وہ جسے مولا بنا دیتے۔ تیسرا حصہ وہ ہے جسے علماء اور پورے علم والے ہی جانتے ہیں۔ روایتی روایت یہ ہے کہ من مہر میں

(125, 126, 127, 128)

[illegible]

مُحَمَّدٌ بْنُ سَيِّدِي وَبَيْنَ لُبِّي، وَرَوَى مِنْهُ عَنْ سَابِرٍ بِصَحَابَةِ ابْنِ  
رَاسِبٍ، وَرَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ (حاشیہ) وہ علی البیہقی سے  
(۴۰۰۰ تصانیف) ، آپ ص ۱۱ میں کہ اہل حق کے فرائض الم و دیگر سورتوں کے  
ابتداء میں ہے ، میں وہاں سے باتوں میں ، یہاں قول یہ ہے کہ یہ چھپ سواراز  
اور چھپ و حق سے اس وجہ سے کہ میں اہل حق کا نہ ہے ، حضرت ابو بکر صدیق سے  
روایت کی گئی ہے کہ میں نے یہ کتاب میں روایت ہے ، و قرآن مجید میں  
اہل حق کے روایت میں جو میں سورتوں کی ابتدا میں میں روایت کے مثل دیگر  
صحاح اور تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی گئی ہے۔

[illegible]

اس نے محنت و مشقت کی ہر حد تک کاٹ کر اپنی زندگی بے مقصد و عسارت میں نہایت  
 اس پر اپنے اندر اتنے بڑے ناگاہک بنے۔ پھر مطلقاً قادر فی صاحب کا عہدہ  
 تقاضی کے واسطے سے اعلیٰ درجے میں لے کر آئے۔ ان کے عہدے میں عسارت و سبکدوشی  
 کے عکالی بنے۔ اس میں ہمیں تصور عہدہ اسلام میں نہایت بڑے بڑے مددگار  
 تصور عہدہ اسلام میں نہایت بڑے بڑے مددگار بنے۔ ان کے عہدے میں  
 نہایت بڑے بڑے مددگار بنے۔ ان کے عہدے میں نہایت بڑے بڑے مددگار بنے۔

پھر ایسا کہیں میں کہتے مرقوم ان صاحب نے شیخ تھانی کی عبارت تھانی سے  
 یہ لایا ہے کہ تھانی صاحب نے حیدر شاہ شیخ راہو میں سے تو غرض سے شیخ تھانی اور شیخ  
 راہو کے مابین ہمارے نام کے اور ان کے نام کے مابین ہمارے نام کے  
 سے شیخ راہو کا طریقہ عبارت میں ہمارے نام کا نظریہ وہی ہے جو ان کی اس عبارت  
 سے شیخ تھانی سے لیں اور لیں۔

[illegible]

پھر میں قید میں تے سول فتنہ اور فتنہ عوامی باندی حمارت ،  
بارہ منشی قاری صاحب سے پیش دی تیں میں بہت محنت لکھنے میں ملتا ہے ،  
سیا باندی کا مقیم قاری صاحب سے ملتا ہے ، قاری صاحب سے ملتا ہے ،

یہاں میں جس دنیا تھا کہ جب اس سے کسی اور دنیا جہنم کے ایسا نظریہ ثابت  
نہیں ہو گا۔ اور یہی ہے کہ یہ صدر اس سے مراد ہی ہو سکتے ہیں اس سے اس  
سے مراد صدر شیعہ اس سے۔ خلافتی قواوں کا جب کے قود اس کے اور اس کے  
عد کے مطابق اس کے پیا۔ ہمارا اس کی صدر اس کے ہر مائدہ کی مراد یہاں سے  
اور میں اس مراد میں اس کے پیا تھا جس میں وہیں وہیں ہو کے تسلیم کرتے ہیں  
یہاں ہی اس نے زمانہ ہی مراد لیا ہے مگر یہ ان کی اپنی رائے ہے اس لئے کہ ہم  
ماہر اس کے یہاں اس کے اس کے پیا تھا جس میں وہیں وہیں ہو کے تسلیم کرتے ہیں

[illegible]

محکمہ قادیان صاحب نے اس میں قسطوں کے علاوہ میں خدمتوں کو شافی بنانا  
کا منصوبہ کیا۔ قادیان کے ان کو شافی ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ان کو  
شافی میں بہت قادیان صاحب کے ہمارے کل میں چاہتے ہیں۔ ان کے  
ہمارے قادیان میں ہے جس کی انہیں ہم سے پہلے قسط میں رہتے ہیں۔  
پھر محکمہ قادیان صاحب نے خدمتوں کی مجلس عبارت میں کی ہیں جن سے ثابت

دہانے کے مقصد سے کاظم انصوریہ اس دور و قحط میں پیدا ہوئے۔ شیخ - بچے میں کہ وہ وہ  
مطلعات سے بارہ میں بارہ میں شریعت میں کو مشاہدات میں سے ہوتے  
ہیں اور قص نہیں مانتے اور بعض میں کو یہ مشاہدات میں سے ہوتے ہیں جن کی  
تاویل معلوم کی جا سکتی ہے مگر سب سے مشاہدات کا علم صرف سید تقی علی ہی  
مانتے ہیں۔ اسے مفتی قادری صاحب نے علامہ سید تقی علی کی عبارت پر نقل کی ہے  
جس پر بحث ہم پہلے کر چکے ہیں۔

شیخ ابن تیمیہ کی تصریح کا مضمون قائم ہے۔ مگر مفتی قادری صاحب نے  
مجموعہ فتاویٰ کی ایک عبارت نقل کی ہے جس میں یہ ہے کہ "ما یستدبرہ  
مجتہدین میں سے کسی نے نہیں کہا کہ یہ قرآن میں چھوٹی بات ہے جس کا معنی معلوم  
نہیں اور نہ ہی انہیں رسول اللہ ﷺ سمجھتے ہیں۔"

ہماری مفتی قادری صاحب سے دوست ہے۔ شیخ ابن تیمیہ کی اس  
عبارت کا مضمون انہیں نہیں۔ یہیں ہمارے انگریز مترجمین میں اس کا ترجمہ  
میں اس ہے۔ علامہ ابن تیمیہ کی عبارت مشاہدات سے بارہ میں جو مجموعہ  
افتاویٰ میں ہیں وہ مفتی قادری صاحب سے بیان راہ معلوم سے خلاف ہونی چاہتی ہیں  
مثلاً وہ کہتے ہیں۔ "عبرت میں ہمارے۔" عبارت کی ہے۔ "قرآن میں یہ ہے کہ  
چار قسم پر ہے، ایک قسم یہ ہے کہ وہ نے عمل سے پہلے ہمارے پاس ہے۔ اور  
قسم دوم ہے کہ کوئی بھی اپنی جہالت سے باعث معدوم نہیں سمجھتا تاہم وہ اسے  
بہس و عداوت جانتے ہیں اور یہ بھی قسم سوم ہے جس سے وہ فہم سید تقی علی جانتے ہیں کہ  
اس کے جاننے کا اعویہ رہے وہ سمجھنا کہ یہ جیسا کہ سید تقی علی نے فرمایا ہے  
لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور  
ضمیمہ بی بریم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندوں میں سے وہ  
چند تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی شے کے

میں سے وہ ہے۔ وَكَذَٰلِكَ عَرِّفْنَاهُم بَعْدَ مَا كُنُوا يَكْفُرُونَ (سورہ زمرہ ۱۷)  
میں سے وہ ہے۔ اَلَّذِي لَا تَعْلَمُهُ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى (مجموعہ فتاویٰ ج ۳) حضرت  
سید تقی علی نے اس پر تبصرہ کیا ہے۔ اس میں جہاں جہاں ہے۔

سید تقی علی نے وقت کا علم اور اس میں جہاں جہاں اور باتیں تو یہ ایسی تاویل  
نہیں کرتے۔ سید تقی علی نے بیان کیا ہے کہ وہ تاویل میں کتاب سے سید تقی علی نے  
یَسْئَلُكَ الْكَلَامُ الْبَیِّنَا بِشُكٍّ وَتَوَدُّعٍ فِي تِلْكَ الْبَابِ (سورہ بقرہ ۲۳۹)  
اور سید تقی علی نے بیان کیا ہے کہ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى (سورہ بقرہ ۲۳۹)  
(مجموعہ فتاویٰ ج ۳) سید تقی علی نے بیان کیا ہے کہ سید تقی علی نے کتاب اور  
پھر ایک مقام پر لکھتے ہیں وَتَعْلَمُ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى حَقِّقًا بِسُفْحٍ حَقِيقَةٍ  
لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى (سورہ بقرہ ۲۳۹)  
میں سے وہ ہے کہ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى  
نہیں جانتے ہیں سید تقی علی نے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ وہ تاویل میں کتاب اور  
میں سے وہ ہے کہ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى  
وَلَا يَسْئَلُكَ قُرْآنٌ كَٰذِبٌ مِّنْ سَائِرِ الْكَلَامِ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى لَٰكِنَّهُ تَعَالَى  
وَلَٰكِنَّهُ تَعَالَى (سورہ بقرہ ۲۳۹) سید تقی علی نے اپنے یہ سید تقی علی نے اس  
پر تبصرہ کیا ہے کہ وہ تاویل میں کتاب اور میں سے وہ ہے کہ لَٰكِنَّهُ تَعَالَى  
تاویل سے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

در اصل مفتی قادری صاحب کو شیخ ابن تیمیہ کا نظریہ معلوم کرنے میں غلط فہمی  
ہی تھی۔ اس نے شیخ ابن تیمیہ کا نظریہ یہ ہے کہ وہ معنی و تفسیر اور تاویل میں فرق  
نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ مشاہدات کا معنی اور تفسیر معلوم ہوتی ہے مگر اس کی تاویل  
صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جیسا کہ انہوں نے ج ۳ ص ۲۳۲ و ۲۳۵ اور ج ۵ ص





فلش سرت سے بارہ میں پہاڑی تو ہوا جس نے مائیں سے یہ انہوں سے تاروں طرف  
نے کی بارہ مظاہر سے پاس سے بارہ اسکی پہاڑی صحت درو سات سے مانجہ  
یہ سات سے پاس سے

مکتبہ رفیق محمد خاں قادیان صاحب کے محاسن - قصور ہیں یہ سب کچھ  
 قشبات کا علم و نامت کا متفقہ طریقہ اس پر ان محسوس و قطعی باتیں  
 پیش کیے گئے ہیں کہ صرف ان کا بار بار دہرائے جائیں قشبات کا علم  
 کی وجہ سے وہ قاتل اس وقت تک نہیں ہے اس کا وہ یہ کہ یہ ایک ایسی  
 ہے جسے کوئی بھی اس کے علم سے جو نہیں سیکھتا وہ

[illegible]

یا آپ، جیتے نہیں کہ بے شک قرآن کریم میں جو عتابہ ہیں ان میں  
 عتاب یہی، علم، بات و تہ ہیں، اہم سرخسی کی اسی عبارت کی روشنی میں ہم نے لکھا  
 ہے۔ قشحات کا وہ بے فائدہ نہیں بلکہ ان کے معنی سمجھ نہ آنے کے باوجود ان  
 کے وہ ہیں، ہاں اس میں مختلف نے جو ب میں میتہ معنی قاری صاحب۔  
 دو باتیں فرمائی ہیں۔

## چربی بات

پہلی بات یہ کہ مانی - مصروفیات و رقتِ مروت سے متعلق عورتوں کی  
 یہ عیسائیتیں بدعتیں ہیں۔ مانی - مصروفیات سے متعلق عورتوں کی  
 یہ باتیں مانی - مصروفیات سے متعلق عورتوں کی ہیں۔ یہ باتیں  
 کے معانی کسی کو معلوم نہیں تو ان کو ازل کیوں کیا گیا۔

[illegible]

(ماہنامہ سوائے حجاز میں ۱۵ اپریل ۲۰۰۵ء)

قارئین کرام! محترم قادری صاحب نے پہلے یہ کہا کہ منسوخ اہم آیات اور  
تشابہات سے متعلق اعتراض جدا ہے مگر یہاں تسلیم کر لیا کہ اس کو باقی رکھنے میں  
اعتراض ایک جیسا ہے اور اسی کے پیش نظر امام سرحدی نے جواب دیا ہے، جب امام  
سرحدی کے جواب میں یہ فرمایا کہ اس سے صرف دو حکم ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ ان  
کی تلاوت سے نذر ہو جاتی ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی تلاوت سے ثواب حاصل ہوتا ہے  
تو ہمارا استدلال بھی اسی سے ہے کہ تشابہات کا رد اس بقاء نہیں ہے بلکہ اس کی  
تلاوت سے ثواب ملتا ہے اور ہمارے اس کو پڑھنے سے کھینچ ہوتی ہے۔ پھر محترم  
قادری صاحب نے اسی بارہ میں جو احادیث سے حکم دیا ہے کہ وہ یہ بارہ مانا جاتا ہے  
میں کہ امام سرحدی تو حضور ﷺ کیسے تشابہات کا علم مانتے ہیں اس کے اس کا مثلاً  
اینا مست کے حق میں ہو گا مگر محترم قادری صاحب نے اس پر غور نہیں فرمایا کہ امام  
سرحدی نے منسوخ اہم آیات کو تشابہات کے ساتھ مثلاً قرآن دیگر کتابوں کی سے ور یہ  
بات کسی اہل علم پر بھی نہیں کہ منسوخ اہم آیات صرف مست کے حق میں منسوخ نہیں  
بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی منسوخ ہیں، جب منسوخ اہم آیات کو باقی  
رکھنے کا احترام حضور علیہ السلام اور مست دونوں کے حق میں تسلیم کر کے اس کا یہ  
جواب دیا گیا ہے کہ ان کو باقی رکھنے سے یہ فوائد ہیں تو پھر تشابہات کو حضور علیہ السلام  
اور مست دونوں کے حق میں برابر تسلیم کرنے کی صورت میں یہ جواب کیوں تسلیم نہیں  
کیا جاسکتا؟ بے شک امام سرحدی حضور علیہ السلام کیسے تشابہات کا علم مانتے ہیں مگر  
انہوں نے منسوخ اہم آیات کو باقی رکھے۔ اعتراض کے جواب میں جو فرمایا ہے اس  
سے حضور علیہ السلام اور مست کے درمیان۔ انہوں نے فرق کیا ہے ورنہ ہی فرق ہو سکتا  
ہے اس سے اس جواب کی روشنی میں ان کی لوگوں کا نظریہ بدل در واضح ہوتا ہے جو  
تشابہات کے بارہ میں بھی حضور علیہ السلام اور مست کے درمیان فرق میں کرتے۔

## دوسری بات

محترم قادری صاحب نے ہمارے اس استدلال سے جان چھڑانے کیلئے یہ  
موقف اختیار کر لیا کہ قرآن کریم میں منسوخ اہم آیات سرے سے ہی نہیں اور  
اپنی تائید میں حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری کی ایک عبارت پیش کی جس  
میں انہوں نے فرمایا ہے کہ میں قرآن کریم میں ایسی منسوخ آیات کا انکار کرتا ہوں جو  
اسی بھی لحاظ سے قابل عمل نہ ہوں۔ مگر محترم مفتی قادری صاحب کا اپنی حمایت میں  
علامہ کشمیری کی عبارت کا پیش کرنا اتنا درست نہیں ہے اس سے کہ علامہ کشمیری نے  
فرمایا ہے کہ جب ایسی تفسیر یا راوی کا متاخرین نے تقبیر کیا ہے جو سلف کے عقیدہ کے  
مخالف نہ ہو تو قرآن کریم میں اس حدیث کا راسخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی حکم ثابت کیا جا  
سکتا ہے جس کو منسوخ حدیث یا ہے اس لئے اسے طریق کا اعتبار کرتے ہوئے میں  
مے قرآن کریم میں نسخ کا انکار کیا ہے اور نسخ سے مراد یہ ہے کہ حدیث اپنے تمام  
مشمولات کے ساتھ منسوخ ہو کہ وہ کسی بھی لحاظ سے قابل عمل نہ ہو بلکہ وہ حدیث کسی نہ  
کسی لحاظ سے ضرور معمول بھ ہے حضرت کشمیری کا اس عبارت سے مقصد واضح ہے  
کہ آیت سے جو حکم ظاہر ہوتا ہے سلف نے اس میں تبدیلی کو نسخ قرار دے دیا، بلکہ  
تفسیر مائری کی صورت میں اس حکم کے علاوہ اس کا کوئی نہ کوئی اور حکم ثابت ہو جاتا  
ہے اس سے اس آیات کو بالکل منسوخ نہیں قرار دیا جاسکتا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا  
کہ علامہ کشمیری قرآن کریم میں منسوخ آیات کے قابل نہیں جیسا کہ محترم مفتی قادری  
صاحب نے سمجھ کر فرمایا کہ مجھے بھی اس سے تعلق ہے اس لئے کہ علامہ کشمیری خواص  
کی بحث میں فرماتے ہیں ثُمَّ لَا يَجْعَلُ الْكُتُبِ الْمُفْتَنَةِ لِأَنَّ  
السَّابِغَ وَالْمُسَوِّحَ كَلَامٌ اَلِهٌ حَتَّىٰ اَنْهُ يُؤَخِّدُ فِي الْاَيَاتِ الْفُرَايِضَةِ مَا هُوَ  
مُسَوِّحٌ بِاَبَانٍ اٰخَرُوْهُوَ كِتَابٌ وَّاحِدٌ (مشکلات القرآن ص ۳۴) پھر ہے



شک ہے جو ہے وہ مقتدیاں تہاں سے شرف میں خصل نہیں، تہاں سے کہ تاج و  
منسوخ انہوں کا مد میں یہاں تک کہ قرآنی آیات میں مانی آیت ہو جو  
دوسری آیات کے ساتھ منسوخ ہیں عار انکے کتاب ایک ہی ہے۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ علامہ شمیمی قرآن میں منسوخ آیات  
کا بطلان مسرت میں ہیں۔ پھر ہمارے یہ تسلیم نہیں کیا جاتا کہ علامہ شمیمی قرآن  
میں منسوخ آیات کے بطلان میں، یہ ان کے تفردات میں شمار ہوگا اس  
سے کہ ان کے خود آیات کے بطلان میں منسوخ آیات کے بطلان  
یہاں اپنے مختار منطق کا ان کے ساتھ ساتھ درجہ اول میں خدائی پیش  
نہایت حقیقت ان کے ساتھ ساتھ ہے۔

### الاعتراضات کا دروازہ

مفسرین ایمان علیہ السلام نے تشابہات و محرمات کے پختہ منطق قابل  
سبب ہوں واضح، قطعی میں پیش کیا ہے۔ اس سے فائدہ دیا اور دیا گیا کہ  
مفسرین علیہ السلام نے تشابہات کا علم نہ کیا ہے تو متاخر میں وہاں پر تشابہات  
سے اس کا یہ فائدہ تو اس کے جواب میں مے ملتا تھا یہ صرف عتہ اص سے  
پہلے یہی طریقہ قرآن میں تو دنیات میں اس کے یہ طریقہ ہر دو قطعی مل  
پر ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی پیش نظر ہے کہ عتہ اصل سے پہلے یہ طریقہ قرآن یا اس  
پر بھی قواعد اصابت و اسوتے ہیں اس لئے اعتراضات کا دروازہ تو بند نہ ہوا اور پھر  
عتہ اصابت کا، رہی مے ملتا تھا، ان عتہ اصابت کا جو رہ پیش کرتے ہوئے  
مختار منطق کی صاحب نکتے میں نہیں نے پس عتہ اصابت پر محایات قرآن ریمہ  
مفسر علیہ السلام و رقیامت تک آنے والے لوگوں سے بدعت ہے و بدعت ان

صورت میں ہو سکتا ہے بعد اس کا مفسر واضح و اصرار مفسر علیہ السلام سے مفسر علیہ السلام  
اور ان میں یہ عتہ واضح ہو مطلب یہ ہوگا کہ قرآن ریمہ کا ایک حصہ منسوخ علیہ السلام  
ان کے ساتھ نہیں ہے بلکہ یہاں یہ تو ان کا نہیں ہے۔ (ماہنامہ سوائے المصاحف ص ۴۲)  
ہمارے اس عبارت پر اس سے کہ مختار منطق کی صاحب نکتے میں قرآن و سنت  
کی روشنی میں امت کا عقیدہ ہے کہ قرآنی اور صرف بدعتی و طرف سے  
پہلے صاحب نکتہ پختہ ہو تو مانی بھی اقل میں خصل سے، انہوں نے خلاق کے علم جمع  
کریں تو وہ آپ کے علم کے مقابلہ میں قطرہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔

(ماہنامہ سوائے المصاحف ص ۵۶، اپریل ۲۰۰۵ء)

پھر مختار صاحب کے تقریرات میں سچائی میں ہوا مادی عبارت پیش ہیں  
مفسرین کے یہ مے ملتا تھا ساری حقوق کا علم مفسر علیہ السلام کے علم کے مقابلہ میں یہ تو بھی  
حیثیت میں رہتا، اس کے پیش یہ وہ عتہ اص سے خوب میں مختار منطق کی صاحب نکتے  
یہ بحث باطل کے محل کے اثبات میں نہ ہی ہوگا مے ملتا تھا سب درجہ اول میں یہ بحث ہے۔  
مفسر علیہ السلام کے علم کے مقابلہ میں ساری حقوق کا علم ایک قطرہ کی حیثیت میں  
مے ملتا تھا یہی بحث کے قرآنی اور اصرار مفسر علیہ السلام سے مفسر علیہ السلام  
کے مادی و حاصل میں ہیں جو سکتے ہیں، وہ میں مختار منطق کی صاحب نکتے یہ بات نظر  
اندیشی میں نہ چاہیے کہ یہ اس مے ملتا تھا صرف تشابہات کے بارے میں نہیں بلکہ ریمہ  
مادی کے بارے میں ساری میں تک نہ تو قرآنی مے ملتا تھا وہ میں سے جو خلاق کی  
شان سے، اقل سے عتہ اصابت میں تھا کہ ان مے ملتا تھا سب سے مے ملتا تھا  
عتہ اصابت کا علم مے ملتا تھا کہ وہ مے ملتا تھا سب سے مے ملتا تھا سب سے مے ملتا تھا  
کا علم تھا تو اس سے قرآن ریمہ کا ایک حصہ منسوخ علیہ السلام ان کے ساتھ نہیں ہوتا  
رہتا ہے بلکہ یہ عقیدہ و طریقہ تو ان کا بھی نہیں ہے قرآن ریمہ کا پختہ مفسر علیہ

السلام کی ذات کے ساتھ مختص ہے اگر ایسا نظریہ کسی کا ہے تو محترم قادری صاحب یا ان کے طبقہ کا کوئی عام ہمیں بھی اس بارہ میں بادل لیل آگاہ کر دے ہم اس کے شکر گزار ہوں گے۔ پھر محترم قادری صاحب کا فریضہ تھا کہ وہ کسی قطعی دلیل سے یہی ثابت کر دیتے کہ حروف مقطعات اور دیگر مشابہات کا علم حضور ﷺ کی ذاتِ رابی کے ساتھ مختص ہے، صرف اعتراض سے بچے کیسے یہ نظریہ اپنا کر حضور علیہ السلام کو مشابہات کا علم ہے یا بعض حضرات کی کھل اور حضور ﷺ کی ہیکل کی جیسے شکی کلمات، ان عبارت پیش کرنے سے یہ تو قطعی دلیل بنتی ہے اور یہی اس سے نظریہ ثابت کیا جاسکتا ہے۔

پھر محترم قادری صاحب نے امام ابن قیم کی عبارت پیش کی جس کو وہ پہلے بھی پیش کر چکے ہیں، اس عبارت میں خود محترم قادری صاحب کے نظریہ کا رد ہے اس لئے کہ عبارت کا ترجمہ جو محترم قادری صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ علوم قرآن کی تین قسم ہیں، اس میں ایسے علوم جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ مخصوص فرمائے ہیں اور وہ معرفت کائنات اور مخصوص فیوب کا علم ہے (رسالہ مذکورہ ص ۶۰) امام ابن قیم کی اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے علوم میں سے ایک قسم ایسی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مختص ہے جس کو حضور علیہ السلام بھی نہیں جانتے۔

اہل علم کی توجہ کیسے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات کی دو قسمیں ٹکڑے اور مشابہات بیان فرمائی ہیں اور مشابہات کے بارہ میں فرمایا کہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، تو امام ابن قیم کی مذکورہ عبارت سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کے حق میں بھی مشابہات ہو جو ہیں جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور یہی بات ہم واضح کر رہے ہیں کہ جو آیات صفا امت کے حق میں مشابہات ہیں ان کا علم امت کو نہیں اور جن کا علم ذاتِ خداوندی کے ساتھ مختص ہے وہ حضور علیہ السلام سمیت سب کیسے مشابہات ہیں ان کا علم نہ حضور علیہ السلام کو ہے اور نہ کسی اور کو۔ جب محترم قادری صاحب نے امام ابن قیم کی مذکورہ عبارت بار بار

پیش کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس عبارت سے ان کو اتفاق ہے کہ قرآن کریم میں ایسے علوم ہیں جو ذاتِ خداوندی کے ساتھ مختص ہیں تو جب محترم قادری صاحب قرآن کریم میں ایسے علوم مانتے ہیں اور ان علوم کے نہ جاننے کو حضور علیہ السلام کی شان میں نقص نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس کو قابلِ اعتراض سمجھتے ہیں کہ جب ان کا علم حضور علیہ السلام کو بھی نہیں تو قرآن کریم میں ذکر کرنے کا یہ فیائدہ؟ تو جو لوگ نص قرآنی کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر مشابہات کو بھی ایسے علوم سمجھتے ہیں جو ذاتِ خداوندی کے ساتھ مختص ہیں تو محترم قادری صاحب اس کو حضور علیہ السلام کی شان میں نقص کا باعث کیوں سمجھتے ہیں اور جو مختص اعتراض سے بچنے کیسے یہ یہی ضروری سمجھتے ہیں کہ مشابہات کا علم حضور علیہ السلام کیسے ضرور مانا جائے جبکہ وہ خود بھی قرآنی علوم کا ایک حصہ ذاتِ خداوندی کے ساتھ مختص مانتے ہیں۔

پھر محترم قادری صاحب نے اپنے رسالہ ص ۲۰۰۵ میں اپنی بحث کی بارہا یہ قسط میں پہلے اسی عبارت پیش کی میں جن میں سے کہ اس بارہ میں اختلاف ہے کہ یہ حضور علیہ السلام کو مشابہات کا علم ہے یا نہیں اور اس قسم کی عبارت وہ اس سے پہلے بھی پیش کر چکے ہیں مگر محترم قادری صاحب پر یہ اگلی سے کہ جب خود انہوں نے ایک عبارت، رقی میں جن میں اس بارہ میں اختلاف اب اُٹھتا ہے تو پھر وہ کیسے اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی مشابہات کا علم امت کا متفقہ نظریہ ہے۔

پھر اس بارہ میں قسط میں نبیوں کے مولانا عثمانی، دہلوی، تھانی، جمیل احمد سلف، ذوالی، انیس، حمزہ دی عبارت پیش کی جس پر تبصرہ ہم پہلے کر چکے ہیں۔ پھر محترم قادری صاحب لکھتے ہیں کہ ہم سے حوالہ جات سے واضح کر دیا کہ یہ تمام مست کا نظریہ ہے اگر یہ نظریہ نہیں تو آپ لکھا میں کسی نے لکھا ہو کہ علوم قرآن میں امت اور حبیب خدا ﷺ برابر ہیں۔ (رسالہ مذکورہ ص ۴۹)

میں تو محترم قادری صاحب کی اس بارہ میں تحریر پر اجماع سے آ کر تک





پھر محترم قادری صاحب نے تیرھویں اور آخری قسط میں لکھا کہ کس کے پہنچانے کی ذمہ داری ہے؟ اور اس کے تحت انہوں نے امام ابو السعد، امام سلیمان، امام بیضاوی، امام صاوی، مولانا محمد نعیم دیوبندی اور میرے علم مکرم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی صاحب دام مجدہم کی عبارات ذکر کی ہیں جن میں ان حضرات نے فرمایا ہے کہ مخفی اسرار جو حضور علیہ السلام کو عطا فرمائے گئے ان کو لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری آپ ﷺ پر نہ تھی، محترم قادری صاحب نے جتنی عبارات پیش کی ہیں ان میں ہمارے ہی موقف کی تائید ہوتی ہے اس لئے کہ خود محترم قادری صاحب پہلے امام جعفر صادق کا قول نقل کر چکے ہیں کہ مخفی اسرار وہ ہیں جو آنحضرت ﷺ کو بلا واسطہ عطا فرمائے گئے۔ پھر امام صاوی کی یہ عبارت انہوں نے نقل کی ہے اَعْلَمُ أَنَّ مَا أَوْحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْقَسِمُ إِلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ مَا أَوْحِيَ بِتَلْفِيهِ وَهُوَ الْقُرْآنُ وَالْأَحْكَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِالْعَلَقِ وَاضِحٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا اس کی تین اقسام ہیں، پہلی قسم جس کی تبلیغ کا حکم ہے وہ قرآن اور مخلوق سے متعلقہ احکام ہیں۔ (ماہنامہ سوائے مجاز ص ۳۸، ۳۹، جولائی ۲۰۰۵ء) اور مواہب الرحمن سے جو عبارت نقل کی اس میں ہے اور وہ النوار عرفان جو قلب محمد ﷺ پر ظاہر ہوئے ان کی کوئی بشر طاقت نہیں رکھتا اور وہ وحی رسالت نہیں اور نہ قابل بیان ہے بلکہ عین معرفت ہے۔ (رسالہ مذکورہ ص ۵۱) اور علامہ آلوسی کی جو عبارت پیش کی اس میں ہے وَذِكْرُ أَنْ عَلِمَ الْأَسْرَارَ لَمْ يَكُنْ مَسْرُوعًا بِالْوَحْيِ بَلْ بِطَرِيقِ الْإِلَهَامِ وَالْمُكَاشَفَةِ اور لکھا کہ اسرار کا علم بذریعہ وحی نہیں بلکہ الہام و مکاشفہ سے ہے۔

(رسالہ مذکورہ ص ۵۲)

ان عبارات سے واضح ہے کہ مخفی اسرار قرآن نہیں اور نہ ہی وہ وحی کے ذریعہ سے نازل کئے گئے ہیں جبکہ قرآن کریم تو وحی کے ذریعہ سے اتارا گیا ہے اور وہ

بلا واسطہ بھی نہیں تو اس کی تبلیغ حضور علیہ السلام کی ذمہ داری تھی اور اسی کے بارہ میں ہم نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ کہ ساری کتاب کی تعلیم نبی کریم ﷺ تمہیں دیتے ہیں اور یہ بھی کسی اہل علم سے مخفی نہیں کہ قرآن کریم صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ الفاظ اور معانی دونوں کا نام ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ ان کا مفہوم بھی جو اتارا گیا وہ آپ ﷺ نے امت تک پہنچا دیا اور قرآن کریم کے جو الفاظ مفہوم کے بغیر اتارے گئے وہ آپ ﷺ نے اسی طرح امت تک پہنچا کر اپنی ذمہ داری پوری فرمائی، اگر یہ کہا جائے کہ آیات متشابہات کے الفاظ کے ساتھ ان کے معانی بھی اتارے گئے مگر آپ ﷺ نے امت کو نہیں بتلائے تو نعوذ باللہ یہ آپ ﷺ پر ذمہ داری پوری نہ کرنے کا بہتان ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ان کو نہ پہنچانے کا آپ کو حکم تھا اور یہ پہنچانے کے حکم سے مستثنیٰ تھے تو اس پر دلیل قطعی درکار ہے اس لئے کہ قرآن کریم میں اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آتا کہ متشابہات کا علم آپ ﷺ کو امت تک نہ پہنچانے کا حکم تھا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور قرآنی اسرار و معارف جو آپ ﷺ کے قلب مبارک پر بلا واسطہ اتارے گئے وہ لوگوں تک پہنچانا نہ آپ کی ذمہ داری تھی اور نہ ان کا پہنچانا امت کیلئے فائدہ مند تھا، ان تمام عبارات سے تو ہمارے ہی موقف کو تقویت ملتی ہے مگر محترم قادری صاحب نے بے توجہی سے ان کو ہمارے خلاف پیش کر دیا۔

### امام بزدوی اور امام سرخسی کا مقام

ہم نے لکھا تھا کہ اصول فقہ کی کتابوں میں امام بزدوی اور امام سرخسی کا یہ نظریہ نقل کیا گیا ہے کہ وہ متشابہات کا علم حضور علیہ السلام کیلئے مانتے ہیں اور ان ہی کی پیروی کرتے ہوئے متاخرین کی اکثریت یہی لکھتی چلی آ رہی ہے مگر یہ احناف کا متفقہ نظریہ ہرگز نہیں ہے، پھر ہم نے باحوالہ اس بارہ میں احناف کے تین نظریات ذکر کئے



تھے۔ ہماری اس واضح اور مخصوص بات کا دلیل سے جواب تو محترم قادری صاحب نہ دے سکے البتہ یہ لکھا کہ امام بزدوی صاحب الطریقۃ فی المذہب ہیں اور پھر امام بزدوی اور امام سرخسی کی تعریف میں علماء کرام نے جو فرمایا ان میں سے بعض کی عبارات نقل کیں مگر یہ ساری فضول طوالت ہے اس لئے کہ امام بزدوی اور امام سرخسی کی علمی حیثیت سے نہ کسی کو انکار ہے اور نہ ہی یہ محل بحث ہے، بحث یہ ہے کہ محترم قادری صاحب امام بزدوی اور امام سرخسی کے قول کو احناف کا متفقہ نظر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور یہ ان کی بے توجہی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے کہ محترم مفتی قادری صاحب پر یہ بات غلطی نہ ہوگی کہ امام بزدوی اور امام سرخسی کو طبقات فقہاء میں سے تیسرے طبقہ مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو شرح عقود رسم المفتی ص ۵۱) اور یہ بات مسلم ہے کہ اس طبقہ کے حضرات میں سے کسی کی بات احناف کا متفقہ نظر یہ نہیں ہوتا۔

محترم قادری صاحب نے ایک مقام میں عقود رسم المفتی کا حوالہ بھی دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان کے پیش نظر ہے، کاش وہ اسی کتاب میں یہ بھی دیکھ لیتے کہ فخر الاسلام کی بات کو احناف کا متفقہ نظر یہ نہیں بلکہ اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس کے خلاف کو صحیح کہا گیا ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں وَذَکِیْرَ قَوْلِهِ عَنِ التَّلَوُّیْحِ اَنَّ الصَّحِيْحَ اَنَّ مَعْنٰی الرَّجْحَانِ هُنَا تَعْنِی الْعَمَلُ بِالرَّاجِحِ وَتَرْکُ الْعَمَلِ بِالْمَرْجُوْحِ وَظَاهِرُ کَلَامِ فُخْرِ الْاِسْلَامِ اَنَّهُ الْاَوَّلُوْبَةُ حَتّٰی یَجُوْرَ الْعَمَلُ بِالْمَرْجُوْحِ (شرح عقود رسم المفتی ص ۲۸) یعنی تلووح کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ رائج اور مرجوح میں سے رائج پر عمل متعین اور مرجوح کے مطابق عمل متروک ہو جاتا ہے اور فخر الاسلام کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ رائج پر عمل کرنا اولیٰ ہے حتیٰ کہ مرجوح پر عمل کرنا بھی جائز ہے۔

پھر اگر محترم قادری صاحب نے صرف نورالانوار کو ہی پیش نظر رکھا ہوتا تو وہ ہرگز یہ کہنے کی ہمت نہ کرتے کہ فخر الاسلام امام بزدوی اور شمس الائمہ امام سرخسی کا قول احناف کا متفقہ نظر یہ ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں کئی مقامات میں وَهُوَ مُخْتَارٌ فَخْرِ الْاِسْلَامِ وَهَذَا مُخْتَارُ شَمْسِ الْاِیْمَةِ وَفُخْرِ الْاِسْلَامِ کہہ کر ان کے مخالف نظر یہ کو بھی بیان کیا گیا ہے اگر یہ اصول ہوتا کہ ان حضرات کا قول احناف کا متفقہ نظر یہ ہے تو پھر ان کے خلاف قول کو صحیح قرار دینا تو درکنار سرے سے ان کے خلاف قول کا ذکر بھی نہیں ہونا چاہیے تھا۔

### محترم مفتی قادری صاحب کی توجہ کیلئے

محترم قادری صاحب نے یہ عبارت بھی پیش کی ہے وَاِذَا لَمْ یُوجَدْ فِی الْحَادِثَةِ عَنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَوَابٌ ظَاهِرٌ وَتَكَلَّمَ فِیْهِ الْمَشَایِخُ الْمُسَافِرُونَ قَوْلًا وَاحِدًا یُؤْخَذُ بِهِ (عقود رسم المفتی ص ۳۳) جب کسی مسئلہ کا ان ائمہ سے جواب ظاہر نہ ہو لیکن مشائخ متاخرین کا اس پر قول واحد (اتفاق) ہے تو اسے ہی اپنایا جائے گا۔ (رسالہ مذکورہ ص ۵۹)

اس عبارت سے محترم قادری صاحب یہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ مشابہات کے بارہ میں جب متاخرین نے لکھ دیا کہ حضور علیہ السلام کو ان کا علم حاصل ہے تو اسی قول کو لینا چاہئے مگر محترم قادری صاحب کا یہ مقصد اس عبارت سے قطعاً حاصل نہیں ہوتا اس لئے کہ عبارت میں الحادثة کے الفاظ ہیں جن کا ترجمہ ہے تو جہی سے محترم قادری صاحب مجبور گئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سلف کے زمانے میں وہ مسئلہ موجود نہ ہو بلکہ بعد میں پیش آیا ہو تو متاخرین کا قول لے لیا جائے جبکہ مشابہات کے علم کے بارہ میں مسئلہ نیا نہیں بلکہ نزول قرآن کے وقت سے پایا جا رہا

ہے اور حقد میں احناف الا اللہ پر وقف لازم قرار دیتے ہوئے بلا استثناء اس بات کے قائل ہیں کہ ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، پھر عبارت میں ہے کہ متاخرین کا قول ایک ہی ہو تو یہ صورت ہوگی جبکہ ہم نے باحوال احناف کے تین نظریات پہلے بیان کئے ہیں، اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ محترم مفتی قادری صاحب نے بے توجہی سے یہ عبارت بے محل پیش کی ہے۔

### آخر میں گزارش

بجہ اللہ تعالیٰ ہم نے محترم مفتی محمد خان قادری صاحب کی علم نبوی اور نقشبہات سے متعلق تیرہ اقساط پر مشتمل اباحت کا جواب مکمل کر دیا ہے مگر ہمیں یہ افسوس ہی رہا کہ محترم نے ہمارے بار بار اصرار کے باوجود اپنے دعویٰ کو صراحت اور وضاحت سے پیش نہیں کیا، اگر وہ اپنا دعویٰ صراحت سے پیش کرتے تو اسی دائرہ میں رہتے ہوئے بحث زیادہ علمی ہوتی اور دلچسپی کا باعث بن جاتی۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

احقر حافظہ عبد القدوس قارن



# مکتبہ صفدریہ نزدگنہ گمرگو جرنوالہ کی مطبوعات

خزائن السنن تقریر ترمذی طبع سوم	احسن الکلام مسئلہ توفیق الدوام کی دہائی میں طبع	تسکین الصدور مسئلہ ہاضمہ کی دہائی میں طبع	الکلام المفید مسئلہ تھلید پر دہائی میں طبع	ازالۃ الريب مسئلہ غیب پر دہائی میں طبع
راہ سنت دہائی میں طبع کتاب	آنکھوں کی خشک مسئلہ ہاضمہ پر دہائی میں طبع	احسان الباری دہائی میں طبع کتاب	طاقہ منصورہ دہائی میں طبع کتاب	ارشاد الشیعہ خیر نکاحات کا دہائی میں طبع
درود شریف پانچ سو کا شری طریقہ	عبادت اکابر دہائی میں طبع کتاب	تبلیغ اسلام دہائی میں طبع کتاب	گلدستہ توحید مسئلہ تھلید پر دہائی میں طبع	دل کا سرور مسئلہ غیب پر دہائی میں طبع
راہ ہدایت دہائی میں طبع کتاب	بانی دارالعلوم دہائی میں طبع کتاب	ینابیع دہائی میں طبع کتاب	چراغ کی روشنی دہائی میں طبع کتاب	مسئلہ قربانی دہائی میں طبع کتاب
مقالہ قسم نبوت دہائی میں طبع کتاب	المسلک المصور	العمام البرہان دہائی میں طبع کتاب	سلیۃ المسلمین دہائی میں طبع کتاب	توضیح العموم دہائی میں طبع کتاب
آئینہ محمدی دہائی میں طبع کتاب	شوق حدیث دہائی میں طبع کتاب	ملا علی قاری دہائی میں طبع کتاب	تقید متین دہائی میں طبع کتاب	اب کلام الحادی دہائی میں طبع کتاب
مردودی شباب کا غلط فتویٰ	آفرین اخلاط دہائی میں طبع کتاب	چہل مسئلہ دہائی میں طبع کتاب	عمدۃ الاثبات دہائی میں طبع کتاب	الطہار العیب دہائی میں طبع کتاب
سماع موتی چالیس دعائیں	مقاہلہ ضیفہ دہائی میں طبع کتاب	صرف یکساں اسلام دہائی میں طبع کتاب	حکم الذکر بالجہر دہائی میں طبع کتاب	شوق جہاد دہائی میں طبع کتاب
اطیب الکلام فصل احسن الکلام	انکار حدیث کے نتائج دہائی میں طبع کتاب	مرزا کی کا جنازہ دہائی میں طبع کتاب	مجدد بانہ و اویلا دہائی میں طبع کتاب	اختفاء الذکر دہائی میں طبع کتاب

بیماری شریف فیرتھری کی تحریر	خزائن السنن جلد دوم کتاب السنن	جنت کے مقامات دہائی میں طبع کتاب	حمیدیہ دہائی میں طبع کتاب	فیہر تقلیدین کے متضاد فتوے
انکشاف حقیقت دہائی میں طبع کتاب	ایضاح سنت دہائی میں طبع کتاب	مستون طریقہ دہائی میں طبع کتاب	جواب مقالہ دہائی میں طبع کتاب	شرح الکافیہ دہائی میں طبع کتاب